THU.3.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 308
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز منگل 3/ڈسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 308
30/ جمادی الاول 1446ھ
قیمت 3=00 روپئے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

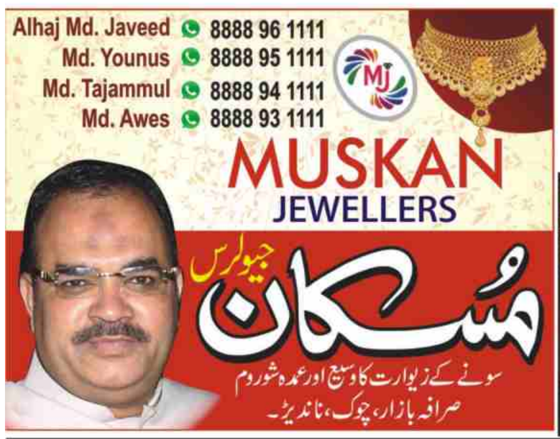

کسانوں کا 'پارلیمنٹ گھیراؤ' ایک ہفتہ کے لیے ملتوی

کسان لیڈران اور افسران کے ساتھ میٹنگ کے بعد فیصلہ

نوائیڈا:2/ڈسمبر (ایجنسیز) نوئیڈا کے کسانوں کی طرف سے اتوار کو 'دہلی کوچ' کا اعلان کیا گیا تھا اور ان کا ارادہ پیر کے روز 'پارلیمنٹ گھیراؤ' کا تھا، لیکن اب اسے ایک ہفتہ کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ 2 ڈسمبر کو صبح سے ہی کسان بڑی تعداد میں اپنے مطالبات کو لے کر دہلی-نوئیڈا بارڈر پر جمع ہو گئے اور بریکیڈس توڑ کر دہلی کی طرف قدم بڑھا بھی دیا تھا، لیکن آر اے ایف و پولیس افسران نے انھیں زیادہ آگے نہیں بڑھنے دیا۔ پھر ہزاروں کی تعداد میں موجود کسان مظاہرین ایک مقام پر بیٹھ گئے تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پولیس نے کسانوں کو روکنے کے لیے کئی مقامات پر بیریکیڈس لگائے تھے اور سکیورٹی کے سخت انتظامات بھی کیے گئے تھے۔ کسانوں کی تحریک کے سبب دہلی-نوئیڈا چیلا بارڈر پر گھنٹوں جام لگا رہا۔ حالانکہ افسران کے ساتھ کسان لیڈران کی طویل بات چیت کے بعد کسان دہلی کوچ نہ کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ بھارتیہ کسان پریشد (بی کے پی)، کسان مزدور مورچہ (کے ایم ایم) اور سنیوکت کسان مورچہ (ایس کے ایم) سمیت دیگر کسان تنظیموں کے بینر تلے نوئیڈا کے کسان یہ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ سبھی نئے قوانین کے تحت گزشتہ ایک ہفتہ سے معاوضے کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کر رہے تھے۔ مطالبات پورا نہ ہوتے دیکھ کسان تنظیموں نے پارلیمنٹ گھیرنے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ آج اس کوشش کے درمیان کسان اور اتھارٹی افسران کی طویل بات چیت ہوئی۔ نوئیڈا اتھارٹی نے کسانوں سے ایک ہفتہ کا وقت طلب کیا، جس پر کسان تنظیمیں راضی ہو گئیں اور اپنی تحریک کو ایک ہفتہ کے لیے ملتوی کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ نوئیڈا کے کسان گزشتہ 27 نومبر سے ہی اپنے مطالبات کو لے کر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ 27 نومبر کو گریٹر نوئیڈا اتھارٹی، 28 نومبر سے یکم دسمبر تک یمنا ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے باہر کسانوں نے مظاہرہ کیا۔ اس دوران کسانوں اور اتھارٹی کے درمیان کئی میٹنگیں بھی ہوئیں، لیکن بات نہیں بن پائی۔ اس کے بعد ہی کسانوں نے 2 ڈسمبر کو 'دہلی کوچ' کرنے کا اعلان کیا۔ بہر حال، کسان تنظیموں اور تھارٹی کے درمیان کئی گھنٹوں تک ہوئی میٹنگ میں مسئلہ کا حل نکالنے پر غور و خوض ہوا۔ گریٹر نوئیڈا، نوئیڈا اور یمنا اتھارٹی نے کسانوں سے ایک ہفتہ کا وقت طلب کیا۔ انھوں نے کسانوں کو یقین دلایا کہ ایک ہفتہ کے اندر ان کے مسائل کا حل تلاش کر لیا جائے گا۔ افسران کی یقین دہانی کو دیکھتے ہوئے کسانوں نے دہلی کی طرف بڑھتے قدم کو روک لیا، حالانکہ وہ گھر واپس نہیں ہوں گے۔ انھوں نے ایکسپریس وے پر ہی ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اتھارٹی افسران سے ہوئی گفتگو کے بعد کسانوں نے طے کیا ہے کہ وہ فی الحال 'دلت پریرنا استھل' کے اندر اپنا دھرنا و مظاہرہ جاری رکھیں گے۔ سبھی کسان مظاہرین ایک ہفتہ تک 'دلت پریرنا استھل' پر ہی مسئلہ کے حل کا انتظار کریں گے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ اگر ایک ہفتہ میں بات نہیں مانی گئی تو پھر سبھی کسان دہلی کوچ کریں گے۔ کسانوں کے اس فیصلے کے بعد دہلی-نوئیڈا بارڈر پر لگے سبھی بیریکیڈس ہٹا لیے گئے۔ گریٹر نوئیڈا سے دہلی جانے والے سبھی راستوں کو پوری طرح کھول دیا گیا ہے۔

پولنگ اسٹیشن پر ووٹرز کی تعداد بڑھانے کا معاملہ، سپریم کورٹ کی الیکن کمیشن سے وضاحت طلب

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے پولنگ اسٹیشن پر ووٹروں کی تعداد 1200 سے بڑھا کر 1500 کرنے کے فیصلے پر الیکشن کمیشن سے پیر کو وضاحت طلب کی ہے چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور سنجے کمار کی بنچ نے اندو پرکاش سنگھ کی طرف سے دائر پی آئی ایل پر الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش ہونے والے اسینئر وکیل منیندر سنگھ سے کئی سوالات پوچھے بنچ نے سنگھ (الیکشن کمیشن) سے پوچھا کہ اگر 1500 سے زیادہ ووٹر پولنگ بوتھ تک پہنچیں گے تو اس پر مسٹر سنگھ نے کہا کہ ایسا فیصلہ کرنے سے پہلے تمام سیاسی جماعتوں سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ بنچ نے یہ بھی پوچھا کہ ایک پولنگ سٹیشن میں ایک سے زیادہ پولنگ اسٹیشن ہو سکتے ہیں، اس لئے کیا یہ پالیسی ایک پولنگ اسٹیشن پر بھی لاگو ہوگی۔ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو مختصر حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی اور درخواست پر اگلی سماعت کے لیے 17 جنوری 2025 کی تاریخ مقرر کی۔ اس سے قبل 27 اکتوبر کو سینئر ایڈووکیٹ ابھیشیک سنگھوی درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے، نے دلیل دی تھی کہ ووٹروں کی تعداد 200,1 سے بڑھا کر 500,1 کرنے سے پسماندہ گروہوں کو انتخابی عمل سے باہر کر دیا جائے گا کیونکہ ایک شخص کو اپنا ووٹ ڈالنے میں زیادہ وقت لگے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پولنگ اسٹیشنوں پر لمبی قطاریں اور طویل انتظار ووٹرز کو ووٹ ڈالنے سے روکیں گے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ فیصلہ (پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹروں کی تعداد میں اضافہ) من مانی ہے اور اعداد و شمار پر مبنی نہیں ہے۔ پی آئی ایل میں ملک بھر میں ہر حلقے کے ہر پولنگ اسٹیشن پر ووٹروں کی تعداد بڑھانے کی الیکشن کمیشن کی تجویز کو چیلنج کیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش میں 15 / اگست کی تعطیل پر لگائی روک سپریم کورٹ نے بھی لگائی مہر

ڈھاکہ :2/ڈسمبر (ایجنسیز) بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کے تختہ پلٹ کے بعد سے ہی قائم عبوری حکومت نے گزشتہ حکومت کے کئی فیصلے بدل دیے ہیں۔ بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے ایک تازہ حکم نامہ جاری کرتے ہوئے 15 اگست کی عوامی تعطیل پر روک لگا دی ہے۔ سپریم کورٹ کے اپیلیٹ ڈویژن نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے پر روک لگا دی ہے جس میں 15 اگست کو قومی یوم سوگ کے طور پر عام تعطیل کا اعلان کیا گیا تھا۔ چیف جسٹس سید احمد رفعت احمد نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کے بعد پیر کو یہ حکم نامہ جاری کیا۔ 1996 میں جب عوامی لیگ پارٹی اقتدار میں آئی تھی تو 15 اگست کو یوم سوگ کے طور پر منانے کا اعلان کیا تھا۔ 15 اگست کو یوم سوگ کے اعلان کے بعد سے ہی ہر سال اس دن کو یوم سوگ کے طور پر منایا جاتا رہا ہے اور اس دن ملک میں عام تعطیل ہوا کرتی تھی۔ 15 اگست کو یوم سوگ منانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ اسی دن بنگلہ دیش کے بانی شیخ مجیب الرحمٰن اور ان کے کچھ رشتہ داروں کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کی قربانی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے شیخ حسینہ کی حکومت نے اس دن کو عام تعطیل کا دن قرار دیا تھا اور اس دن کو 'اے' کیٹیگری کے قومی دن کے طور پر منایا جانے لگا۔ حالانکہ سال 2002 میں جب بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی زیر قیادت مخلوط حکومت اقتدار میں آئی تھی تو 15 اگست کی تعطیل کو منسوخ کر دیا تھا۔ 6 سال بعد 27 جولائی 2008 کو ہائی کورٹ نے 15 اگست کی منسوخی کے فیصلے کو رد کر کے پھر سے یوم سوگ کے طور پر اس دن کو بحال کر دیا جو سلسلہ اب تک باقی تھا۔ رواں سال 5 اگست کو جب عوامی لیگ کو ملکی سطح پر مظاہرے کا سامنا کرنا پڑا اور عوامی لیگ حکومت کا تختہ پلٹ ہو گیا تو وزیر اعظم شیخ حسینہ کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ تختہ پلٹ کے بعد قائم عبوری حکومت نے 15 اگست کی تعطیل کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ 13 اگست کو عبوری حکومت کے سربراہ ڈاکٹر محمد یونس کی زیر صدارت والے مشاورتی کونسل کی میٹنگ میں 15 اگست کی تعطیل کو منسوخ کرنے کے فیصلے کو منظوری دے دی گئی۔ اس وقت تعطیل کی منسوخی کے حوالے سے گزٹ نوٹیفکیشن بھی جاری کیا گیا تھا۔

گجرات بی جے پی کے ذریعہ انجام دیے گئے 'پونزی گھوٹالہ' کی جانچ سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہو: کانگریس

کانگریس نے گجرات بی جے پی لیڈر بھوپیندر جھالا کے ذریعہ کیے گئے 6 ہزار کروڑ روپے کے پونزی گھوٹالہ کی سپریم کورٹ کے جج کی نگرانی میں سی بی آئی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور گجرات کانگریس صدر شکتی سنگھ گوہل نے پریس کانفرنس کے دوران انکشاف کیا کہ جھالا نے سینئر بی جے پی لیڈران سے اپنے روابط کا استعمال کسانوں، پنشن حاصل کرنے والوں، غریب و متوسط طبقہ کے عام لوگوں کو پونزی منصوبہ میں سرمایہ کاری کے لیے لبھانے میں کیا۔ اس منصوبہ میں لگائی گئی رقم 2 سال کے اندر دوگنی کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ شکتی سنگھ گوہل نے پریس کانفرنس میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل سمیت سینئر بی جے پی لیڈران کے ساتھ جھالا کی تصویریں بھی دکھائیں۔ انھوں نے کہا کہ "یہ تصویریں ان عام لوگوں کا بھروسہ جیتنے کے لیے کافی تھا جنھوں نے 2 سال کے اندر اپنے پیسے دوگنے کرنے کی امید میں اس بھوپیندر جھالا کی کمپنی میں سرمایہ کاری کی تھی۔" گوہل نے جھالا کے ذریعہ منعقد ایک تقریب کا دعوت نامہ بھی دکھایا جس میں وزرا، اراکین پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی سمیت کئی سینئر بی جے پی لیڈران کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ اس تقریب میں ایک مرکزی وزیر اور گجرات کے دو وزراء مہمانِ خصوصی تھے۔ شکتی سنگھ گوہل نے نامہ نگاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ 6 ہزار کروڑ روپے کے گھوٹالہ کا ماسٹر مائنڈ اب فرار ہے اور پولیس ابھی تک اس کا پتہ نہیں لگا پائی ہے۔ انھوں نے اس معاملے کی جانچ سپریم کورٹ کے موجودہ جج کی نگرانی میں سی بی آئی سے کرانے کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے نیٹ پیپر لیک واقعہ کا بھی ذکر کیا، جس میں اخذ کیا گیا کہ گجرات میں ایک اسکول چلانے والا بی جے پی لیڈر اس کا ماسٹر مائنڈ تھا۔ انھوں نے کہا کہ گجرات پولیس کے ایک ڈی ایس پی نے حلف نامہ میں یہ بات کہی ہے۔ ایک دیگر واقعہ کا بھی تذکرہ گوہل نے کیا اور بتایا کہ سورت میں ڈرگس اسمگلنگ معاملے میں اہم سازشی اور سرغنہ بی جے پی کا لیڈر ہی نکلا۔

انتخابی عمل کو شفاف بنانے کیلئے وزیر قانون کو چیف الیکشن کمشنر تقرری کمیٹی سے باہر کیا جائے: اسد اویسی

اورنگ آباد: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس کے دوران ملک میں انتخابات کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے وزیر قانون کو اس کمیٹی سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا، جو چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کا تقرر کرتی ہے۔ اویسی نے الزام عائد کیا کہ نریندر مودی حکومت نے سی ای سی کی تقرری کرنے والی کمیٹی کے آئین میں تبدیلی کی ہے، جس کی وجہ سے انتخابی عمل پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو اس کمیٹی سے باہر کر کے وزیر قانون کو شامل کر لیا ہے، جس سے انتخابی عمل کی غیر جانبداری پر شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ اویسی کا کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں اور عوام کو تب ہی انتخابی عمل پر اعتماد ہوگا جب وزیر اعظم، قائد حزب اختلاف، اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اس کمیٹی میں شامل ہوں۔ اویسی نے اس تبدیلی کو حکومت کی جانب سے انتخابی افسران کو من مانی طریقے سے منتخب کرنے کی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں ووٹروں میں کھلے عام پیسے تقسیم کیے گئے، اور ان کے امیدوار امتیاز جلیل نے اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کو تحریری شکایت اور ویڈیو فراہم کی۔ تاہم، اویسی نے الزام لگایا کہ اس کے بجائے جلیل کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن نے انتخابی دوران دیے گئے متنازعہ بیانات جیسے "صلیبی جنگ"، "زعفران کے خلاف فتویٰ"، "ووٹ جہاد"، اور "بٹیں گے تو کٹیں گے" کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اویسی نے سوال اٹھایا کہ اگر انتخابات میں پیسے کی بارش ہوئی اور اس قسم کے بیانات دیے گئے تو پھر اس انتخاب کو شفاف کیسے کہا جا سکتا ہے؟ اویسی نے کہا کہ عوام کا الیکشن کمیشن پر اعتماد تب ہی بحال ہوگا جب وی وی پی اے ٹی (ویوابیل ویوٹجر پرنٹنگ آٹومیٹڈ ٹیکنالوجی) کے ذریعے 100 فیصد ووٹوں کی تعداد ظاہر کی جائے۔

درگاہ اجمیر شریف پر مندر کے دعوی ہندوستان کے قلب پر حملہ کی مانند: مولانا محمود مدنی

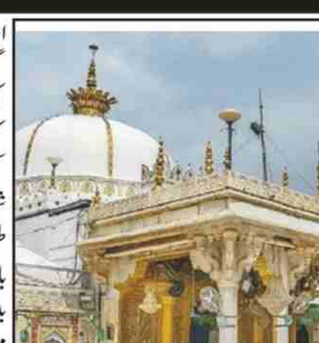

نئی دہلی: 2/ ڈسمبر (ایجنسیز) خواجہ خواجگان سلطان الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ پر مندر کے دعوی کو صدر جمعیۃ علماء ہند (م) مولانا محمود اسعد مدنی نے ہندوستان کے قلب پر حملے سے تعبیر کیا ہے آج یہاں جاری ریلیز کے مطابق انہوں نے حکومت سے ملک بھر میں مساجد کے سلسلے میں جاری شرانگیزی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اتر کاشی (اتراکھنڈ) کی جامع مسجد کے خلاف مہم اور مقامی انتظامیہ کی طرف سے فرقہ پرستوں کو پنچایت کی اجازت دیے جانے پر سخت تنقید کی ہے اور کہا کہ ایسے لوگوں کو ہر جگہ حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے، جس کے نتائج ملک میں انارکی اور نفرت کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ انھوں نے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کی سرپرستی سے باز آئیں، ورنہ تاریخ ان کی اس روش کو معاف نہیں کرے گی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جہاں تک اجمیر شریف کی درگاہ کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں کیا جانے والا یہ دعوی مضحکہ خیز اور لائق ملامت ہے، ایسے دعوی کو عدالت سے فوراً خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ مولانا مدنی نے خواجہ صاحبؒ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ فقیر بے نوا تھے، جنھوں نے کسی اقلیم پر حکومت نہیں کی بلکہ انھوں نے دلوں پر حکومت کی، اسی وجہ سے آپ 'سلطان الہند' کہلائے۔ ایک ہزار سال سے آپ اس ملک کی پہچان ہیں اور آپ کی شخصیت امن کے پیغامبر کے طور پر معروف ہے۔ غریبوں کی بندہ پروری کی وجہ سے عوام نے آپ کو غریب نواز کا بھی لقب دیا۔ انھوں نے کہا کہ خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو خلق خدا سے محبت ہے۔ انسانی اخوت، مساوات اور غریب نوازی کی ہمہ گیر روایات جو انھوں نے قائم کیں، وہ بلا لحاظ مذہب و ملت تمام ہندستانیوں کا یکساں ورثہ ہے۔ ان کے یہاں انسانی خدمت میں مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی تفریق نہ تھی۔ ان کے دروازے جس طرح مسلمانوں پر کھلے ہوئے تھے، اسی طرح دوسرے مذاہب والوں پر بھی کھلے رہے اور کسی امتیاز کے بغیر اپنی محبت سے دلوں میں گرمی اور دماغوں میں تازگی بخشتے رہے۔ ہندستان کے عظیم مفکر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ (اولین ہندستانی گورنر جنرل) نے درگاہ کی زیارت کے موقع پر کہا تھا کہ انھوں نے عظیم کردار، محبت کی نگاہ اور شفقت کی زبان میں اس طرح سے لوگوں سے بات کی کہ لوگوں کے دل بدل دیے۔ مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۲ء میں اجمیر شریف کے دورے کے وقت کہا تھا کہ خواجہ صاحب کی زندگی انسانوں سے محبت کی روشن زندگی ہے، سچائی پھیلانے کا ان کا اپنا ایک مشن تھا، لیکن ان کا سارا جیون اہنسا کا اپدیش دیتا ہے۔

تریپورہ حکومت نے بنگلہ دیش کو بجلی کے 135 کروڑ روپے کی بقایہ رقم فوراً ادا کرنے کی دی ہدایت

شیلانگ :2/ ڈسمبر (ایجنسیز) بنگلہ دیش کے لیے ابھی کچھ بھی صحیح نہیں چل رہا ہے۔ وہاں کے حالات انتہائی دگر گوں ہیں، ایسے میں ہندوستانی ریاست تریپورہ کی حکومت نے بنگلہ دیش کو فوری طور پر بجلی کے 135 کروڑ روپے کی بقایہ رقم ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ بنگلہ دیش کے اوپر یہ بقایہ این ٹی پی سی لمیٹڈ کے ذریعہ طے شدہ پاور ٹریڈنگ معاہدے کے تحت ہے۔ تریپورہ حکومت نے زور دے کر کہا ہے کہ بنگلہ دیش یہ بقایہ رقم فوری طور پر ادا کرے۔ رواں سال مئی 2024 میں بھی تریپورہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی کارپوریشن لمیٹڈ (ٹی ایس ای سی ایل) نے وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے بنگلہ دیش پاور ڈیولپمنٹ بورڈ (بی پی ڈی بی) کو بجلی کی فراہمی محدود کر دی تھی۔ بنگلہ دیش نے گزشتہ ایک سال سے وقت پر ادائیگی نہیں کی جس کی وجہ سے بقایہ رقم میں اضافہ ہوا ہے۔ تریپورہ حکومت نے یہ قدم ایسے وقت میں اٹھایا ہے جب بنگلہ دیش میں ہندو مخالف سرگرمیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ ہفتہ کو برہمن باریا ضلع میں ڈھاکہ کے راستے کولکاتا جا رہی اگرتلا-کولکاتا بس پر مبینہ حملے کی خبر آئی تھی۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک ٹرک اور آٹو رکشا کے درمیان تصادم ہو گیا۔ حالانکہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا لیکن الزام ہے کہ ایک جماعت نے ہندوستان مخالف نعرے لگائے اور مسافرین کو دھمکی بھی دی۔ تریپورہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی کارپوریشن لمیٹڈ (ٹی ایس ای سی ایل) کے مینجنگ ڈائریکٹر دیباشیش سرکار نے بتایا کہ "بنگلہ دیش پاور ڈیولپمنٹ بورڈ (بی پی ڈی بی) پر تریپورہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی کارپوریشن لمیٹڈ (ٹی ایس ای سی ایل) کا ایک کروڑ روپے سے زائد کا بقایہ ہے۔ ہم ادائیگی کے عمل کو ہموار کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن مالی مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔ ہم نے بنگلہ دیش کے افسران کو کئی خط لکھے ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر بنگلہ دیش پاور ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر سے ملاقات کی ہے۔ وزیر توانائی نے بھی مرکزی وزارت توانائی سے بات کی ہے تاکہ جلد از جلد اس مسئلہ کو حل کیا جا سکے۔ بقایہ رقم میں اضافے کی وجہ سے ٹی ایس ای سی ایل کو بھی مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔"

عبدالرحمن انتولے جیسی حکومت کرنا، مہاراشٹر کے واحد مسلم وزیر اعلی کے شیدائی سینا چیف بال ٹھاکرے کی رانے کو نصیحت۔ دسویں برسی پر خراج عقیدت

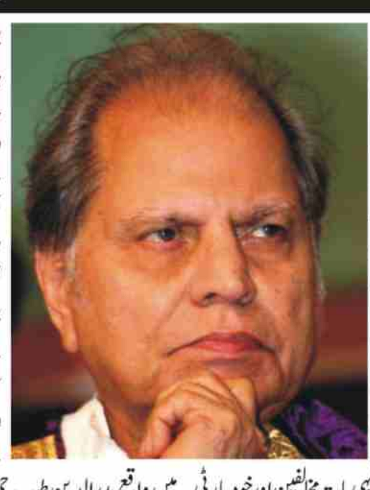

ممبئی، 2 دسمبر (ایجنسیز) شیوسینا کے وزیر اعلی اور مرکزی وزیر نارائن رانے نے مشہور رہنماء اور مہاراشٹر کے واحد مسلم سابق وزیر اعلی عبدالرحمن انتولے کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ "میں وزارت اعلیٰ کا حلف لینے کے انتقال پر انہیں تعزیت پیش کرتے ہوئے انہیں یاد کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلی کا عہدہ سنبھال کر وہ جب شیوسینا کے سربراہ بال ٹھاکرے سے ملاقات کے لیے ماتوشری پہنچے تو بالا صاحب نے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے نصیحت کی تھی کہ تم ریاست میں حکومت سابق وزیر اعلی عبد الرحمن انتولے صاحب جیسی کرنا اور سب سے پہلے عام آدمی کا خیال رکھنا، ان کے مسائل پر توجہ دینا، جس پر میں ہمیشہ عمل کرتا رہا ہوں۔" بیرسٹر عبدالرحمن انتولے کی 2 دسمبر کو دسویں برسی ہے، انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک مراٹھا اکثریتی ریاست مہاراشٹر میں وزیر اعلی جیسے اہم ترین عہدے پر فائز ہوئے اور اپنی بہترین کارکردگی سے اس عہدہ کو اول مقام پر پہنچایا، افسوس یہی بات مخالفین اور خود پارٹی کے حاسدوں کو برداشت نہیں ہوا اور ایک سازش میں پھنسا دیا گیا، لیکن قانونی لڑائی میں سرخروئی حاصل ہوئی۔ مشہور صحافی جاوید جمال الدین نے کہا کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ آخری دور میں کانگریس نے حق گوئی کی سزا دی۔ انہوں مرکزی حکومت میں وزیر رہتے ہوئے ممبئی میں 28، نومبر کے دہشت گردانہ حملے اور جنوبی میں قصاب کی سرگرمی پر سوال اٹھائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم بیرسٹر انتولے کا تعلق خطہ کوکن سے رہا اور انجمن اسلام ہائی اسکول، فورٹ ممبئی میں تعلیم حاصل کی تھی، باقی یہ کہ وہ ایک بڑے آدمی تھے۔ باصلاحیت اور قابل قدر انسان تھے۔ جنہوں نے حکمراں کیسا ہونا چاہئیے، ثابت کر کے دکھایا اور اپنی بات کہنے میں کبھی جھجھک محسوس نہیں کی۔ اپنی تعلیم انجمن اسلام کے ثوبانی ہوسٹل میں قیام کر کے حاصل کی تھی اور اسی انجمن اسلام کے صدر کے عہدہ پر بھی فائز رہے اور ایک نظم و ضبط بھی قائم کیا۔ انتولے پر کانگریس کی صدر اور ملک کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کی عنایت خاص رہی اور 1980 کے عشرے میں ان کی بحیثیت وزیر اعلی تاج پوشی ہوئی۔ یہ اللہ کا کرم تھا کہ ایک غیر مراٹھا اور وہ بھی مسلمان، مہاراشٹر کا سربراہ اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ جب وہ اس عہدہ پر فائز ہوئے تو چہ مہ گوئیاں شروع ہو گئیں۔ وہ فرقہ پرستوں کے ساتھ ساتھ کانگریسی مخالفین کی بھی ریشہ دوانیوں کا شکار بن گئے اور سمنٹ گھپلے میں انہیں پھنسا دیا گیا، لیکن ہمت نہیں ہاری اور بحیثیت بیرسٹر خود اپنا مقدمہ لڑا اور سرخروئی حاصل کی۔ جاوید کے مطابق مرحوم بیرسٹر عبدالرحمن انتولے بحیثیت وزیر اعلی راتوں میں عام آدمی کے مسائل جاننے کے لیے چپ چاپ سڑکوں پر نکل جاتے تھے، اور اسی وجہ سے بغداد کے حکمراں "ہارون رشید" کے لقب سے نوازے گئے، مڈڈے اور ٹائمز آف انڈیا کی سرخیاں یہی رہیں۔ منترالیہ اور ودھان سبھا کی تصویر ہی بدل دی، بلکہ ممبئی پولیس ہے کانسٹیبل کو نیلے نیکر کے بجائے پتلون پہنا دی، ممبئی پولیس آج بھی ان کا احسان مانتی ہے۔ کانگریس نے آخری دور میں مرحوم اور قد آور لیڈر سے بہتر سلوک نہیں کیا، انہوں نے 2008 میں 26/11 کو ہونے والے حملے کے دوران ہیمنت کرکرے اور دیگر پولیس افسران کے قتل پر اٹھائے گئے سوالات کو دہرایا اور انجمن اسلام کے عقب میں واقع بدرالدین طیب جی نامی سڑک پر ان افسران کی موت ایک راز ہی بنا رہا ہے۔ کئی ماہرین نے سوال اٹھائے، سابق اعلی پولیس افسران نے بھی کئی باتیں پیش کیں، لیکن انتولے صاحب نے سوال اٹھایا تو واویلا مچا دیا گیا، دراصل انتولے اس علاقے کے جغرافیہ سے بہتر طور پر واقف رہے تھے۔ دوسروں کے ساتھ ساتھ کانگریس نے جو ناروا سلوک کیا تھا اس سے کافی اپ سیٹ ہو گئے تھے۔ ملت کے ٹھیکیداروں اور ہم مذہب سیاسی لیڈروں نے بھی مخالفت میں کمی نہیں چھوڑی تھی۔ دائیں بازو کے مخالفین سے کندھے سے کندھا ملایا۔ خیر عبدالرحمن انتولے بحیثیت وزیر اعلی ایک کامیاب منتظمین رہے۔ سابق شیوسینک وزیر اعلی نارائن رانے نے ایک بار انہیں یاد کرتے ہوئے کہا کہ "میں وزارت اعلیٰ کا حلف لینے کے بعد جب شیوسینا کے سربراہ بال ٹھاکرے سے ملاقات کے لیے ماتوشری پہنچا تو بالا صاحب نے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے نصیحت کی کہ حکومت انتولے صاحب جیسی کرنا اور سب سے پہلے عام آدمی کا خیال رکھنا، ان کے مسائل پر توجہ دینا، جس پر میں عمل کرتا رہا ہوں۔" مرحوم بیرسٹر عبدالرحمن انتولے کی دسویں برسی کے موقع پر رانے کا بیان ہی بہترین خراج عقیدت ہے۔ کئی گروہ اور رائے گڑھ کوکن کے ان۔ کے تعلیمی اداروں میں انہیں یاد کیا گیا۔

پارلیمنٹ سرمائی اجلاس: تعطل ختم کرنے کے لیے حکومت اور اپوزیشن متفق

نئی دہلی: پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کی شروعات ہو چکی ہے، لیکن پارلیمانی کارروائی بہتر طور پر نہیں ہو پا رہی ہے۔ اپوزیشن اہم ایشوز کو لے کر حکومت پر بحث کا دباؤ بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں حکومت پر الزام عائد کر رہی ہیں کہ حکومت ان کے مطالبات پورے نہیں کر رہی ہے، جس وجہ سے پارلیمنٹ کی کارروائی بہتر طریقے سے نہیں ہو پا رہی۔ سرمائی اجلاس کے 6 اہم دن پارلیمنٹ میں ہنگاموں کی وجہ سے برباد ہو گئے۔ پارلیمنٹ کی کارروائی کو بہتر طریقے سے چلانے کے تعلق سے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ آج ایک انتہائی اہم میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں ٹی ڈی پی لیڈر کرشنا دیورایالو، کانگریس لیڈر گورو گگوئی، ڈی ایم کے لیڈر ٹی آر بالو، این سی پی-ایس پی لیڈر سپریا سولے، آر جے ڈی لیڈر ابھے کشواہا، ٹی ایم سی لیڈر کلیان بنرجی، شیوسینا (یو بی ٹی) لیڈر اروند ساونت اور سی پی آئی (ایم) لیڈر رادھا کرشنن وغیرہ شامل ہوئے۔

درگاہ اجمیر شریف: ایک 'غریب نواز' کی آخری آرام گاہ جہاں دنیا بھر سے رہنما چادر چڑھانے آتے ہیں

تربھوون

'ایک ایسے وقت میں جب انڈیا میں سماجی انصاف کی جگہ شدید ناانصافی تھی اور کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں تھا۔ اس دوران کچھ اولیا تھے جنھوں نے غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی فریادیں سنیں۔ ان کی طرح وہ بھی غربت میں رہتے اور کئی کئی دن بھوکے رہ کر معاشی تفاوت کو دور کرنے کی کوشش کرتے۔ یہ الفاظ مشہور مصنف اور مورخ راہل سنکرتیان کے ہیں۔ راہل سنکرتیان نے مغل حکمراں اکبر اور ان کے دور پر لکھی اپنی مشہور کتاب اکبر میں کچھ صوفی بزرگوں کو سماجی برابری دلانے والا یا کمیونسٹ کہا ہے جن میں صوفی بزرگ خواجہ معین الدین چشتی اولیت رکھتے ہیں۔ معین الدین چشتی ایران کے سنجر (سیستان) میں پیدا ہوئے۔ وہ واحد مسلمان بزرگ ہیں جن کی شہرت برصغیر پاک و ہند میں مذاہب یا فرقوں کی تنگ نظری کی سرحدوں کو عبور کرتی ہوئی پہنچی۔ اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے زیادہ قابل احترام درگاہوں میں سے ایک ہے۔ لیکن ان دنوں وہ کچھ مختلف وجوہات سے خبروں میں ہے۔ یہ ایک ایسی مقدس درگاہ ہے، جہاں خواتین بغیر کسی پابندی کے داخل ہوتی ہیں۔ غیر مسلم خواتین بھی بڑی تعداد میں پہنچتی ہیں اور منتیں مانگتی ہیں۔ اس درگاہ کے روحانی فیض کا شہرہ سن کر انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش سے دور امریکہ، فرانس اور جرمنی کے سیاست دان بھی وہاں چادر چڑھانے پہنچتے ہیں۔ یہ برصغیر پاک و ہند میں تصوف، سیاست اور ولایت کی روایت کا منفرد گلستان ہے۔ ایسا گلستان جس نے مذہب، فرقہ اور جغرافیہ کی تمام حدیں توڑ کر اپنی خوشبو اور فیض چاروں جانب پھیلایا ہے۔

غریب نواز کی مہمان نوازی

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم درگاہ کی تاریخ کی کتنی چھان بین کرتے ہیں۔ یہاں اس ولی اللہ کو جاننا اہم اور دلچسپ ہے کہ یہ کس کے نام پر بنائی گئی ہے۔ 'غریب نواز' کے نام سے مشہور خواجہ کی پیدائش سنہ 1142 میں ہوئی۔ خواجہ اپنے زمانے کے مشہور صوفی بزرگ خواجہ عثمان ہارونی کے شاگرد رہے اور سنہ 1192 میں پہلے لاہور، پھر دہلی اور پھر اجمیر پہنچے۔ اس سے پہلے وہ بغداد اور ہرات کے راستے کئی بڑے شہروں میں صوفیوں سے فیض حاصل کر چکے تھے۔ اجمیر میں خواجہ کی آمد شہاب الدین غوری اور پرتھوی راج کے درمیان ترائن کی لڑائی کے بعد ایک ایسے وقت میں ہوئی جب ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت شروع ہو رہی تھی۔ یہ قطب الدین ایبک، التمش، آرام شاہ، رکن الدین فیروز اور رضیہ سلطان کا دور تھا۔ خواجہ بہت پرفتن دور کے بزرگ اور صوفی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی شہرت سن کر التمش خود ایک باران سے ملنے پہنچے۔ کہا جاتا ہے کہ رضیہ سلطان بھی کئی باران کے ہاں پہنچی تھیں۔ وہ کہتے تھے کہ انسان پرسکون رہ کر کسی کے بھی جبر کا جواب انتہائی جمالیاتی انداز میں دے سکتا ہے۔ یہ وہ پیغام تھا جس کے لیے اس وقت ہندوستان کے لوگ پیاسے تھے۔ مشہور سماجی مصلح اور آریہ سماج کے پیروکار ہرولاس سردا نے اپنی کتاب 'اجمیر: ہسٹاریکل اینڈ ڈسکرپٹو' میں ان کے زہد و تقوی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ پیوند والے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ وہ اوپر انگرکھا اور نیچے دو ٹکڑوں کو جوڑ کر دوتائی پہنتے تھے۔ اس کتاب میں انھوں نے اس درگاہ کو اجمیر کے تاریخی کارنامے کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خواجہ ہمیشہ فاقہ کشی کرتے تھے اور ایک روٹی کئی کئی دنوں تک چلتی تھی۔ لیکن ان کے ہاں بھوکوں کے لیے ہر وقت لنگر تیار رہتا تھا۔ نامعلوم اور بھوکے غریبوں کے ساتھ ان کی مہمان نوازی کے قصے بہت مشہور ہیں۔ خواجہ کی وفات 1236 میں ہوئی۔ اس وقت تک ان کا نام ملک میں بہت مشہور ہو چکا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ خواجہ کئی دنوں تک مراقبہ میں رہا کرتے تھے اور ایسے ہی ایک مراقبے کے دوران ان کی قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مورخ رانا صفوی لکھتی ہیں: 'خواجہ معین الدین چشتی نے اپنے وعظ سے بادشاہوں اور کسانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اجمیر کا نام سنتے ہی خواجہ غریب نواز اور ان کی درگاہ کی تصویر ذہن میں آجاتی ہے۔ یہ ولی سمندر کی طرح سخی اور زمین کی طرح مہمان نواز تھے۔'

درگاہ کیسے بنی؟

خواجہ کی وفات کے بعد اسی جگہ پر ایک درگاہ تعمیر کی گئی جسے 13ویں صدی میں دہلی سلطنت کی سرپرستی حاصل تھی۔ اس کے بعد پرآشوب دور میں تقریباً دوسو سال تک کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن مانڈو کے سلطان محمود خلجی اور ان کے بعد غیاث الدین نے پہلی بار یہاں مستقل مقبرہ بنایا اور ایک خوبصورت گنبد تعمیر کرایا۔ محمد بن تغلق غالباً پہلا شہنشاہ تھے جنھوں نے 1325 میں درگاہ کی زیارت کی۔ تغلق حکمران ظفر خان نے سنہ 1395 میں درگاہ پر حاضری دی تھی۔ اس دورے کے دوران ظفر خان نے درگاہ سے وابستہ لوگوں کو بہت سے تحائف دیے تھے۔ مانڈو کے خلجی نے سنہ 1455 میں اجمیر پر قبضہ کیا جس سے درگاہ کو وسیع سرپرستی ملی اور اس جگہ ایک بلند و بالا دروازہ اور ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی۔ اس وقت تک یہاں کوئی ٹھوس ڈھانچہ نہیں تھا۔ مورخین کے مطابق اصل درگاہ لکڑی سے بنی تھی۔ بعد میں اس پر پتھر کی چھتری بنوائی گئی۔ مورخ رانا صفوی کے مطابق 'درگاہ کے احاطے میں تعمیر کا پہلا ٹھوس ثبوت درگاہ کا گنبد ہے، جسے سنہ 1532 میں سجایا گیا تھا، جس کا ثبوت مزار کی شمالی دیوار پر سنہری حروف میں لکھا ہوا ایک نوشتہ ہے۔' 'یہ وہ خوبصورت گنبد ہے جو آج ہم دیکھتے ہیں۔ ہند اسلامی فن تعمیر کو مدنظر رکھتے ہوئے گنبد کو کمل سے سجایا گیا ہے اور اس کے اوپر رام پور کے نواب حیدر علی خان کی طرف سے پیش کردہ سنہری تاج رکھا گیا ہے۔' فضل اللہ جمالی (وفات 1536) کے مطابق اس وقت یہ مزار سبزوار، میہنا، زیل، بغداد اور ہمدان کے لوگوں میں مشہور تھی۔ جمالی نے شیخ معین الدین چشتی کے بارے میں بہت سی کہانیاں جمع کی تھیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ درگاہ پر بڑی تعداد میں لوگ آتے تھے اور ہندوؤں کی جانب سے مجاوروں کو تحائف بھی دیے جاتے تھے۔

مغل بادشاہ اکبر درگاہ کو درگاہ سے عقیدت

جس وقت اکبر نے پہلی بار درگاہ کا دورہ کیا یہ چشتی صوفیانہ روایات کی ایک مقبول زیارت گاہ کے طور پر ابھر چکا تھا۔ راہل سنکرتیان اپنی کتاب 'اکبر' میں لکھتے ہیں: 'ایک رات اکبر آگرہ کے قریب ایک گاؤں سے شکار کے لیے جا رہا تھا، جب اس نے کچھ گلوکاروں کو خواجہ اجمیری کی تعریف کرتے سنا تو ان کے دل میں خواجہ کے لیے عقیدت پیدا ہوئی اور جنوری 1562 کے وسط میں وہ چند لوگوں کے ساتھ اجمیر کے لیے روانہ ہوئے۔' ابوالفضل نے اس کی بابت لکھا ہے کہ 'ایک رات جب عالی شان شکار کے لیے فتح پور گئے تو آگرہ سے فتح پور کے راستے میں ایک گاؤں میں کچھ لوگ خواجہ معین الدین کی شان میں خوبصورت گیت گا رہے تھے۔ مقدس ہیں وہ جو اجمیر میں رہتے ہیں۔ جن کے کارنامے اور معجزات مشہور ہیں۔'

مغل بادشاہ اکبر کو درگاہ سے گہری عقیدت تھی

راہل سنکرتیان نے لکھا ہے کہ 'اپریل سنہ 1572 میں دل میں اولاد کی خواہش لیے اکبر پیدل سفر پر روانہ ہوئے اور 14 میل فی دن کی رفتار سے 16 مراحل عبور کرنے کے بعد اجمیر پہنچے۔' تاہم بعض حوالوں کے مطابق وہ بچے کی منت کے لیے فتح پور سیکری میں شیخ سلیم چشتی کی درگاہ پر ننگے پاؤں گئے تھے۔ اکبر ہر سال آگرہ سے اجمیر تک پیدل درگاہ جاتے تھے۔ اکبر نے درگاہ میں ایک مسجد بھی بنوائی جسے اکبری مسجد کہا جاتا ہے۔ مورخ ابوالفضل لکھتے ہیں: 'اکبر پہلے مغل حکمران تھے جنھوں نے پہلی بار 1562 میں درگاہ کا دورہ کیا اور انھوں نے درگاہ سے وابستہ لوگوں کو تحفے اور عطیات دیے۔' 1568 میں اکبر پیدل درگاہ پر پہنچے تاکہ وہ اپنی سابقہ منت کو پورا کر سکے۔ جب اکبر نے دیکھا کہ یہاں ہزاروں غریبوں اور زائرین کے لیے لنگر کا اہتمام کیا گیا ہے تو انھوں نے اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اجمیر، چتور اور رنتھمبور کے 18 گاؤں لنگر کے نام کر دیے۔ اکبر نے جب دیکھا کہ اتنے لوگوں کے لیے لنگر پکانے میں وقت ہو رہی ہے تو انھوں نے درگاہ کے لیے پیتل کی ایک بڑی دیگ عطیہ کی۔ فی الحال درگاہ میں موجود دیگیں اکبر کے دور کی بتائی جاتی ہیں۔ لیکن اجمیر کے رہنے والے ہرولاس سردا اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: 'اکبر اور جہانگیر کے دیے ہوئے دیگ اب لنگر پکانے کے قابل نہیں رہے تھے، اس لیے سندھیا کے ایک وزیر ملا مداری نے سیٹھ اکھے چند مہتا کی نگرانی میں دو بہت اچھی کڑیاں بنوائیں۔ یہ بھی خراب ہو گئے تو نظام حیدرآباد نے دو غیر معمولی دیگیں فراہم کیں، لیکن درگاہ شریف کے خدمت گار صرف اکبر کے دیے ہوئے دیگوں کا ذکر کرتے ہیں۔' 1614 میں جہانگیر نے ایک اور دیگ متعارف کروائی تھی۔ آج دستیاب دیگچیوں میں بیک وقت 72 ہزار افراد کے لیے کھانا پکایا جا سکتا ہے۔ اکبر نے 1569 میں اجمیر میں ایک مسجد اور خانقاہ بنانے کی ہدایت دی تھی۔ سرخ سینڈ سٹون میں تعمیر اکبری مسجد انہی احکامات کا نتیجہ ہے۔ شاہجہاں نے بھی سنہ 1637 میں ایک خوبصورت مسجد بنوائی اور یہ شاہجہانی دروازے کے ساتھ درگاہ کے مغرب میں ہے۔ درگاہ کو 25 فیصد نمک سمبھر جھیل سے ملا جس سے سات روپے آئے اور درگاہ کے لنگر کے لیے مجموعی طور پر پانچ ہزار سات روپے دیے جاتے تھے۔ بیرم خان کی حکومت کے خاتمے کے فوراً بعد 1560 کا ایک سند ہے جس میں درگاہ کے خادم کو 20 بیگھہ زمین دینے کا ذکر ہے۔

مغل حکمرانوں کا درگاہ سے گہرا تعلق

1562 میں اکبر کی اجمیر کی پہلی زیارت سے پہلے بھی درگاہ کو سرپرستی حاصل تھی اور یہ مغلوں کے اقتدار میں آنے تک اور اس کے بعد بھی جاری رہی۔ درگاہ کے معاملات میں دلچسپی دراصل اکبر کی ہندوستانی عناصر کو اپنے حکمران طبقے میں شامل کرنے کی پالیسی سے شروع ہوتی ہے۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ مغل روایتی طور پر تصوف کے نقشبندی سلسلے کے پیروکار تھے۔ اس سلسلے کے صوفیاء سے ان کے ازدواجی تعلقات تھے۔ یہ وراثت تیمور کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ سب سے پہلے تیمور نے خواجہ عطاء کا مقبرہ بنایا اور ان کے مزار کو عزت بخشی۔ اکبر نہ صرف خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ بلکہ دہلی میں دیگر چشتی صوفیاء کے مقبروں پر بھی جایا کرتے تھے۔ مورخین کا یہ بھی ماننا ہے کہ درگاہ کی اہمیت نہ صرف اکبر کے روحانی فائدے کے لیے تھی بلکہ اس نے ہندوستان میں مغل حکومت کی مقبولیت میں بھی مدد کی۔ اکبر نے اپنے بیٹوں کا نام چشتی صوفیاء کے نام پر رکھا۔ شیخ سلیم کے نام پر بادشاہ جہانگیر کا نام سلیم تھا جبکہ درگاہ اجمیر کے خادموں میں سے ایک شیخ دانیال کے نام پر ایک بیٹے کا نام دانیال رکھا۔ شاہجہاں اور دیگر مغل بادشاہوں نے بھی درگاہ کی تعمیر میں تعاون کیا۔ شاہجہاں نے یہاں سنگ مرمر کی ایک خوبصورت مسجد بنوائی جسے شاہجہاں مسجد کہا جاتا ہے۔ مغل حکمران درگاہ سے اس قدر گہرے تعلق رکھتے تھے کہ درگاہ میں اس بھشتی کی قبر بھی ہے جس نے شہنشاہ ہمایوں کو گنگا میں ڈوبنے سے بچایا تھا۔ بدلے میں ہمایوں نے اس بھشتی کو آدھے دن کی حکومت دی تھی جس دوران اس نے چمڑے کی کرنسی کا حکم دیا تھا۔ ایک صوفی شہزادی اور شاہ جہاں کی بیٹی جہاں آرا بیگم نے درگاہ میں کچھ خوبصورت محرابیں بنوائی تھیں۔ جہاں آرا بیگم نے ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم بھی بنایا تھا جسے بیگمی پلیٹ فارم کہا جاتا ہے۔ یہ درگاہ برطانوی دور حکومت میں بھی روحانی اہمیت کا مرکز رہی۔ تاہم انتظامی نظام میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔ درگاہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لیے عقیدت کا مرکز بن گئی۔ یہاں منعقد ہونے والے سالانہ عرس اور میلے نے لاکھوں عقیدت مندوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا، جواب بھی درگاہ کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ جدید دور میں درگاہ کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے، تاکہ عقیدت مندوں کو بہتر تجربہ حاصل ہو سکے۔ یہ اب بھی ایک مذہبی اور سیاحتی مقام کے طور پر مشہور ہے۔ درگاہ نہ صرف غریبوں، ناداروں یا مذہبی سوچ رکھنے والوں کے لیے راحت کا ذریعہ رہی ہے بلکہ اس نے سیاسی اشرافیہ اور عام لوگوں کے درمیان ایک تار کا کام بھی کیا ہے۔ یہ جگہ اتنی محترم تھی کہ دشمنی کے باوجود مقامی طاقتوں نے لوگوں کو یہاں آنے سے نہیں روکا۔

راہ نما ═══ مبارک کاپڑی

ہمارے دانشوروں کی قوم سے لاتعلقی ایک گراں خاطر بلکہ اذیت ناک حقیقت ہے

آزادی کی ۸ دہائیوں کے ہمارے جملہ معاملات کا جب جائزہ لیتے ہیں کہ ہماری پیش رفت میں اُن میں سے کون سے معاون ثابت ہوئے اور جو آج بھی رُکاوٹیں بنے ہوئے ہیں۔ تب تذکرہ ہماری قوم کے دانشوروں و اسکالروں کا بھی ہوگا۔ ہم سبھی جانتے ہیں کہ کسی بھی قوم کی تشکیل و سرخروئی میں اُس قوم کے دانشور، اسکالر و اشرافیہ طبقے کا کردار کلیدی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی دانشور (الف) دیانت داری سے سوچتا ہے (ب) معاشرے و قوم کے حق میں کیا بہتر ہے اُس کا بھرپور ادراک رکھتا ہے (ج) بصیرت کا حامل ہوتا ہے (د) ابن الوقت یا موقع پرست نہیں ہوتا (ہ) اپنے موقف پر قائم رہتا ہے البتہ اُسے اپنے موقوف میں کوئی خامی نظر آ گئے تو دو قدم پیچھے بھی ہٹ جانے میں پس و پیش نہیں کرتا۔ ہماری قوم میں بھی کچھ اسکالر موجود ہیں۔ دانشور و اِسکالر کی تعریف ہر معاشرے و ہر حلقے میں مختلف ہوتی ہے۔ کہیں ریسرچ ڈاکٹروں کو اسکالر سمجھا جاتا ہے اور کہیں میڈیکل ڈاکٹروں کو۔ کہیں کالج یا یونیورسٹی کے کسی شعبے کے صدر کو دانشور کہا جاتا ہے اور کہیں دو چار کتابوں کے مصنف یا مولّف کو۔ آج بھی روئے سخن ہمارے نوجوان ہی ہیں کہ کل جب وہ حقیقی قابل بن جائیں گے، قوم کے لیے فکر کریں گے تب وہ قوم کے لیے حقیقی معنوں میں ایک اثاثہ ثابت ہوں گے اس لیے ہم یہاں نام نہاد یا سرکاری دانشوروں کی بات نہیں کر رہے ہیں جو کبھی موٹی رقم دے کر کسی مشاعرے کی شمع روشن کرتے نظر آتے ہیں اور کہیں ۱۰۰ کتابیں خریدنے کا وعدہ کر کے اُس کتاب کی رونمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں یا خود کی منعقدہ کسی 'آل انڈیا' کانفرنس کی صدارت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ خیر اس قسم کے دانشوروں کی تو قلعی کھُل ہی جاتی ہے، البتہ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے حقیقی اسکالروں کا کیا حال ہے؟ جن کے پاس ڈگریاں، اسناد و گولڈ میڈل کے علاوہ حقیقی علم بھی ہے، اثر و رسوخ ہے اور مرتبہ بھی ہے۔ نفسیات، عمرانیات نیز دستور حیات کے سارے اُصول و ضوابط سے بھرپور آگہی ہے مگر جب اپنی سماجی و ملّی ذمہ داری نبھانے کا وقت آتا ہے تب وہ دانستہ و نادانستہ آنکھیں موڑ لیتے ہیں۔ دانستہ اس لیے کہ وہ اپنی ذات کو اس درجہ اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں کہ اُن کی ذات کے مرتبے تک کوئی نہیں پہنچے بلکہ پہنچنے کا تصور بھی نہ کرے۔ آخر ہم جنھیں دانش مند، ہوش مند اور خرد مند سمجھتے ہیں اور یہ کہ وہ قوم و ملّت کا بیش قیمت اثاثہ ہیں۔ وہ اسکالر حضرات خود غرض کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یہ بلند مرتبہ شخصیات نادانستہ طور پر قوم سے اس لیے آنکھیں موڑ لیتی ہیں کہ اُنھیں معلوم ہی ہوتا کہ قوم کن آزمائشوں سے گزر رہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قوم کا ایک بڑا طبقہ جاہل اس لیے ہے کہ وہ تنگ دست ہے اور تنگ دست اس لیے ہے کہ وہ جہالت کا شکار ہے۔ وہ اپنے 'معیار' سے اُتر کر غربت و مفلسی میں مبتلا افراد کی کوئی مدد یا رہنمائی بھی کرنا نہیں چاہتے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ طبقاتی نظام ہمارے یہاں کیسے آ گیا؟ اس ملک کے اعلیٰ ذات والوں میں یہ رائج تھا۔ اُس کو ختم کرنے کے لیے پہلے راجہ رام موہن رائے اور پھر ڈاکٹر آمبیڈکر نے ایک مؤثر تحریک چلائی جس کے ذریعے اکثریتی فرقے کے اعلیٰ ذات والوں کے برتاؤ اور رویے کو کامیابی سے چیلنج کیا گیا۔ البتہ سوال یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ طبقاتی عصبیت کہاں سے آ گئی۔ ہماری زندگی کا مینی فیسٹو تو خطبۂ حجۃ الوداع ہے جس میں کئی سارے اُصول زندگی کے علاوہ پیغمبرِ اسلام نے اعلان کیا تھا کہ نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہمارے یہاں ڈگری، پوسٹ گریجویشن اور ڈاکٹریٹ کے بجائے انسان کی عظمت کا صرف ایک ہی پیمانہ مقرر ہے اور وہ ہے: خوفِ خدا۔ ہمارے دانشوروں کی ایک روشن تاریخ ہے جس پر ہم جتنا ناز کریں، کم ہے۔ البتہ آزادی کی اِن ۸ دہائیوں میں ہمارے دانشوروں کی ایک بڑی اکثریت قوم سے بالکل لاتعلق رہی اور عام لوگوں میں گھُل مِل جانے اور اُن کے دُکھ درد میں شریک ہونا بھی کسر شان سمجھ رہی ہے۔ اُن کی ڈگریاں، اُن کی کامیابیاں اور اُن کے رُتبے اُن کے اعصاب پر چھائے رہتے ہیں۔ اُن سے اگر یہ کہا جائے کہ اُن کی بستی یا محلّے میں درجن بھر بچّے ایسے ہیں جنھیں تعلیمی رہنمائی کی ضرورت ہے اگر وہ اُن بچّوں کی رہنمائی کی زحمت کریں...... یہ سنتے ہی وہ تنک اُٹھیں گے اور کہیں گے "میں گلی محلے کے بچّوں کی رہنمائی کروں؟ جانتے ہیں آپ کس سے مخاطب ہیں؟ ایک ریسرچ اسکالر سے جو نصف درجن کتابوں کا مصنف ہے۔ ارے دو درجن میرے مقالے تو عالمی سطح کے جرنل میں شائع ہو کر داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ میں ڈبل پی ایچ ڈی بھی ہوں......" آزادی کے بعد سے ہمارے دانشوروں و اسکالروں کا یہ رویہ ہماری قوم کی پیش رفت میں ایک بڑی رُکاوٹ ہے۔ ہمارے یہ دانشور اپنے علم، نالج، ڈگریاں اور کامیابیوں کا صدقہ تک دینے کو تیار نہیں ہیں۔ آزادی کے ۷۵ برس سے زیادہ عرصہ تو اس رویّے میں گزر گیا۔ اب آئندہ کے اتنے ہی عرصے کی منصوبہ بندی کرتے وقت کیا ہم ایسے کسی ادارے یا انسٹی ٹیوٹ کا قیام کرنے کا سوچیں جن میں ہمارے اُن دانشوروں اور اسکالروں کو تربیت دیں کہ (الف) سماج و معاشرے کے تئیں اُن کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ (ب) اُن کی ڈگریاں اور اُن کی دانشوری کے میڈل اُن کی طاقت بن جائیں، کمزوری نہیں۔ (ج) بانٹنے سے علم بڑھتا ہے اور اُن کے علم کی وقعت بھی (د) حصولِ علم و نالج وغیرہ اچھی بات ہے البتہ اُس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے انکساری سے (و) اس قوم کے کمزور و محروم طبقات کو ہمارے دانشور طبقے کی سخت ضرورت ہے (ہ) دانشور طبقہ اپنی زندگی کا ہدف یہ بنالے کہ وہ اپنا علم اس دنیا میں بانٹ کر جائے گا کیوں کہ بہرحال حساب ہوگا، جس کو مال و دولت دی ہے اُس کا حساب ہوگا کہ اُس نے اُس کا کیا کیا اور جسے علم، عقل و خرد سے نوازا ہے اُس کا بھی حساب ہوگا کہ اُس نے اُس علم سے معاشرہ کو کتنا فیض پہنچایا۔ دراصل ہمارے یہاں اکثر لوگ اسی ذہنی کیفیت میں رہتے ہیں کہ (سوال و جواب ملاحظہ کیجیے) فریاد: قوم بڑی پریشانیوں سے دوچار ہے۔ (جواب): تو ہم کیا کریں؟ فریاد: پرائمری و ہائی اسکول کی تعلیم کے لیے بھی قوم کے پاس پیسہ نہیں ہے۔ (جواب): ہم نے اُس کے لیے ٹھیکہ لیا ہے؟ فریاد: اسکول کے ڈراپ آؤٹ ہمارے بچّے نشہ کی لت کا شکار ہو رہے ہیں۔ (جواب): ہمیں کیا پڑی ہے اُس سے۔ فریاد: قریبی اسکول کے کئی کلاس روم کے بینچ ٹوٹ چکے ہیں۔ (جواب): وہ اسکول کے چیرمین کی ذمہ داری ہے۔ فریاد: پانچ بچوں کے پاس یونیفارم تک نہیں ہے۔ (جواب): اسکول کے سکریٹری کو اُس کی فکر کرنی چاہیے۔ فریاد: محلے ہی کے چار بچّے فیس ادا نہ کر پانے کی بناء پر کہیں داخلہ نہیں حاصل کر پائے۔ (جواب): ہمارا اُس سے کیا تعلق۔ خواتین و حضرات، عام لوگ اگر یہ باتیں کہتے ہیں تو ہم اُن کی کوتاہ فہمی یا خود غرضی سمجھ سکتے ہیں مگر ہمارے اہلِ علم و اہلِ خرد کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اُنھیں کیا پڑی ہے۔ نوجوانو! علم کی سب سے بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بانٹا جائے۔ دانشوری کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اُس صلاحیت سے عوام الناس بھی استفادہ کریں اور اگر آپ باصلاحیت اور دانشور ہیں تو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ آپ خدا کے منتخب بندے ہیں اور آپ کی ذمہ داریاں دیگر بندوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

غزلیں اُجالتا وہ سخنور چلا گیا: میر افضل

شولاپور: 2/دسمبر (نامہ نگار): اردو گھر شولاپور میں شولاپور کے نامور شاعر اور معلم اعجاز نبی کاریگر کی رحلت پر انھیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے تعزیتی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی اردو گھر کے صدر سداشیو پڑدونے صاحب نے شرکت کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مرحوم کے متعلق تعزیتی کلمات ادا کرتے ہوئے ان کی رحلت پر اظہارِ افسوس کیا۔ تمام حاضرین نے دومنٹ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر مرحوم کے لیے دُعائے مغفرت کی۔ تقریب کی صدارت میر افضل نے کی۔ مرحوم کے فرزند جناب رضوان نے اپنی تقریر میں والد مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور ان کی نصیحتوں کا ذکر کیا اور اس پر کاربند رہنے کا عزم کیا۔ مزید برآں اپنا تعزیتی کلام بھی پیش کیا۔ رُکن اردو گھر ڈاکٹر ہارون رشید باغبان نے مرحوم کی تعلیمی خدمات اور صدر مدرس کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ اب کوئی اس خلا کو پُر نہیں کر سکتا۔ اردو گھر کے ناظم کتب ساحر نداف نے پرنم آنکھوں سے مرحوم سے جُڑی اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کے موسیقی کے ابتدائی دور میں مرحوم نے کافی اہم رول ادا کیا۔ میری کامیابی میں ان کا حصہ ہے۔ ناظم اردو گھر راجا باغبان صاحب نے اپنی تقریر میں مرحوم کے ساتھ گزارے ہوئے چند لمحات کا ذکر نہایت جذباتی لب و لہجے میں کیا۔ رُکن اُردو گھر محمود نواز نے مرحوم سے اپنی طالب علمی یادیں تازہ کرتے کہا کہ مرحوم اُردو کے بہترین شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ انگریزی کے بہترین معلم بھی تھے۔ اس درمیان مرحوم کے شاگرد پرنسپل ڈاکٹر سراج مومن کا تانزانیا سے بھیجا گیا آڈیو تعزیتی پیغام سُنایا گیا۔ صدارتی تقری میں میر افضل صاحب نے مرحوم اعجاز نبی کاریگر کی شاہ کار حمد، تیرا لطف و کرم رہے تابہ دم ہم پہ اے مالک دوجہاں، ترنم میں سنائی اور ان کی شاہکار نظم "مزدور" موثر انداز میں پڑھ کر خراج عقیدت پیش کی بعد ازاں مرحوم کے متعلق لکھی گئی اپنی تعزیتی نظم، جس میں یہ شعر پڑھا۔ برگِ حنا سے پھوٹتی کرنیں ادب نواز غزلیں اُجالتا وہ سخنور چلا گیا آخر میں صدر جلسہ نے قرآن کی چند صورتیں تلاوت کر کے موحوم کے حق میں دُعائے مغفرت کی جس پر سامعین آمین کہا۔ رُکن اُردو گھر پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار نے تقریب کی نظامت کی اور رُکن اُردو گھر ڈاکٹر سُمیہ باغبان نے رسم شکریہ ادا کی۔ اس تقریب میں مرحوم کے اہل خانہ شہر شولاپور کے اساتذہ، شاعر و ادیب اور نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اگر ہم تعلیم کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو ہمیں سیاست دانوں کی خوشامد کرنے کی نوبت نہیں آئے گی: مفتی قاضی سید امجد علی

شولاپور: 2/دسمبر (اقبال باغبان) "اگر ہم تعلیم کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو ہمیں سیاست دانوں کی خوشامد کرنے کی نوبت نہیں آئے گی"۔ یہ بیان شولاپور اُردو گھر میں منعقد نظیر منشی توصیفی کمیٹی کے زیرِ اہتمام منعقد جلسۂ تقسیم انعامات میں صدرِ جلسہ مفتی، قاضی سید امجد علی، شہر قاضی شولاپور نے اپنی صدارتی تقریر میں دیا۔ آپ نے مزید کہا کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ہمارے نونہال اگر آئی۔ اے۔ ایس۔، آئے۔ پی۔ ایس اور حکومت کی انتظامیہ اور دیگر سماجی اداروں میں اعلیٰ منصب پر کام کریں گے تو وہ خود قوم کے لیے راہ ہموار کریں گے۔ ہمارے تمام مسائل کا واحد حل اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ہے۔ نظیر منشی توصیفی کمیٹی شولاپور کی جانب سے منعقد اس پروگرام کے مہمان خصوصی سمیع الدین عبدالوہاب شیخ کیمکل انجنیئر ترک مینیستان، سماجی خدمت گار عبدالمتین باغبان، ناظر تعلیم اطہر پرویز دفعدار، ناظر تعلیم دولت بی شیخ، سُپروائزر نیلوفر سید، مناف شیخ اور اقبال انصاری تھے۔ تقریب کی ابتداء تلاوت کلام پاک سے ہوئی بعد ازاں توصیفی کمیٹی کے صدر محترم ایوب نلامندو کا استقبالیہ آڈیو سنایا گیا۔ محمود نواز نے پروگرام کا تعارف پیش کیا اور پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار نے مہمانان کا تعارف پیش کیا۔ عمران جمعدار اور جاوید قاضی نے انعامات کا اعلان کیا۔ نظیر منشی صاحب کی سماجی اور تعلیمی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں سپاس نامہ دیا گیا اور ان کی گلپوشی عمل میں آئی۔ محترمہ دولت بیگم حیدر علی شیخ کو بے نظیر ناظر تعلیم ایوارڈ سے نوازا گیا، چھترپتی سمبھاجی مسلم برگیڈ شہر شولاپور کے صدر محترم عبدالمتین عبدالجبار باغبان کو شولاپور میں ہندو مسلم اتحاد قائم کرنے کی جہد مسلسل کی بنا پر بے نظیر سماجی خدمتگار ایوارڈ سے نوازا گیا۔ بھارت ودیہ لیہ کے صدر مدرس، حاجی رضوان شبیر شیخ اور مہانگر اُردو پرائمری اسکول کیمپ کی صدر مدرسہ رئیسہ عبدالروف شیخ کو بے نظیر مثالی صدر مدرس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ فرزانہ ریاض احمد شیخ، ڈاکٹر غوث احمد نبی لال شیخ، ڈاکٹر سُمیہ نظیر احمد باغبان، محمد سہیل محمد عثمان نائیک، اللہ بخش عبداللطیف چودھری، اشفاق لائق علی پٹیل، جنید عثمان منیار، رضوان اظہر الدین پنجے والے، محمد اسلم محمد یاسین جہاں بھائی کو بے نظیر مثالی مدرس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ شمع اُردو پرئمری اسکول شولاپور، آئڈیل اُردو ہائی اسکول شولاپور اور عائشہ سرور اُردو پرائمری اسکول شولاپور کو بے نظیر آئڈیل اسکول ایوارڈ دیا گیا۔ نظیر منشی توصیفی کمیٹی کی جانب سے بے نظیر تعلیمی سرگرمیوں کے تحت عالمی یومِ اُردو سے قومی یوم اُردو تک تحتانوی اور ثانوی سطح کی تمام مدارس کے طالب علموں کے لیے ڈرائینگ مقابلہ، رنگ بھرو مقابلہ اور خوشخطی مقالہ منعقد کیا گیا تھا جس میں شولاپور کے سو مدارس اور گیارہ ہزار طالب علموں نے حصہ لیا تھا۔ اس مقابلے میں شامل مدراس اور ہر اسکو کے اول، دوم، سوم انعام یافتہ مدارس اور طالب علموں کو میڈل، سند، کتابیں اور بکے دے اعزاز کیا گیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں جمعدار عمران، جاوید قاضی، امیر پٹھان، مزمل چودھری، رضوان کرجگی، اختر شیخ، سہیل نائیک، علی نلامندو، ابرار نلامندو، سہیل نائیک، الیاس شیخ، ماجد ولسنگکر، افروز باغبان، فہیم باٹگھر، کلیم باٹگھر، ساحر نداف، سُرریش یمول، نے کافی محنت کی۔ منان شیخ، مظہر الوڑی، بشیر باغبان، بیشر شیخ (ڈی۔ کے) یاقوب منگلگیری، رکن اُردو گھر مجید شیخ نے شرکت فرما کر اس پُروقار تقریب کو چار چاند لگائے۔ نظامت اور شکریہ محمود نواز نے ادا کیا۔

شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج پاتور میں، یوم آئین ہند، منایا گیا

اکولہ: 2/دسمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج پاتور ضلع آکولہ میں مورخہ 26 نومبر 2024 کو یوم آئین ہند منایا گیا۔ ابتدا میں تمام اساتذہ اور طلباء و طالبات کو حلف دلایا گیا۔ بعد ازاں ضمیر پٹھان سر نے دستور کی تیاری کے عمل کو تفصیل سے بیان کیا۔ سوسائٹی کے سیکرٹری سید اسحاق راہی صاحب نے دستور کی دفعہ 29 اور 30 کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے دستور ساز کمیٹی کے صدر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر اور اراکین کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر پرنسپل مجیب اللہ خان، نائب پرنسپل احسان الرحمٰن، سوپر واءزر محسن خان، تمام اساتذہ اور طلباء و طالبات موجود تھے۔

जा.क्रं.नावाशमनपा/क्षे.का.01/नापवि/ 1709 /2024
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड
दिनांक:- 06/09/2024

जाहीर प्रगटन

संचिका क्रं.411/40/2024-2025/क्षे.का.क्रं.1 तरोडा-सांगवी

प्रकरण: - नाव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहीर प्रगटनाच्या अधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते श्री/सौ. 1. प्रियंका विजय आडे 2. सुशील अरविंद जाधव रा. सांगवी बु. नांदेड या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.भु.अ. पत्र क्रं. 1051/09 दि 30/10/2009 सांगवी बु. गट नं. 214 पैकी प्लॉट नं.72 पिन क्रं.40101232067 श्री/सौ नारायण रामचंद्र लाडेकर यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज खरेदीखत क्रं. 3-3316-2022 दि.28.09.2022 च्या आधारे विकत घेतली आहे / वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आ-कारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.

चतु:सिमा :-
पुर्व :- सदरील गटाचा भाग आहे.
पश्चिम :- 20 फुट रुंद रोड आहे.
दक्षीण :- प्लॉट नं.71 आहे.
उत्तर :- प्लॉट नं.73 आहे.

स्वाक्षरी
सहाय्यक आयुक्त
क्षे.का.क्रं.01 तरोडा सांगवी,
नांदेड वाघाळा शहर महानरलिका,नांदेड

जा.क्रं.नांवाशमनपा/क्षे.का.01/नापवि/ 834 /2024
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड
दिनांक:- 20/09/2024

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रं.469/40/2024-2025/क्षे.का.क्रं.1 तरोडा-सांगवी

प्रकरण: - नाव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनाच्या अधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते श्री/सौ. संचिता भ. मारोती वाकडे रा. तरोडा बु. नांदेड या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.भु.अ. पत्र क्रं. 1051/09 दि.30/10/2009 तरोडा बु. गट नं. 42 प्लॉट नं. 07 पिन क्रं. 4060108582 श्री/सौ जयप्रकाश राधेश्याम सोमाणी व इतर यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज खरेदीखत क्रं. 1-3145 दि.13.03.2024 च्या आधारे विकत घेतली आहे / वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आ-कारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.

चतु:सिमा :-
पुर्व :- 6.00 मी. रुंद रोड आहे.
पश्चिम :- प्लॉट नं. 02 आहे.
दक्षीण :- प्लॉट नं. 06 आहे.
उत्तर :- प्लॉट नं. 08 आहे.

स्वाक्षरी
सहाय्यक आयुक्त
क्षे.का.क्रं.01 तरोडा सांगवी,
नांदेड वाघाळा शहर महानरलिका,नांदेड

بارگاہ حضرت معین الدین چشتیؒ کے متعلق بے بنیاد دعوے پرامن ماحول کو خراب کرنے کی کوشش

کل ہند مرکز مجلس چشتیہ کے زیر اہتمام خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ منڈی میر عالم میں احتجاجی جلسہ

حیدرآباد:2/دسمبر (راست) کل ہند مرکز مجلس چشتیہ کے زیر اہتمام خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ منڈی میر عالم میں بارگاہ حضرت معین الدین چشتیؒ کے متعلق شرپسندوں کی جانب سے کی جارہی گستاخیوں اور اسے دوسرے مذہب کی عبادتگاہ قرار دیئے جانے کے پروپیگنڈہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ سرپرست جلسہ صوفی شاہ محمد مظفر علی چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین و متولی بارگاہ حضرت شیخ جی حالیؒ) نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان ایک پرامن ملک ہے اور اس ماحول کو پیدا کرنے میں صوفیوں اور سنتوں نے بڑی محنت کی ہے۔ ہندوستان کی ہزاروں سال کی تاریخ سے یہاں تمام مذاہب کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے تہواروں اور عیدوں میں شرکت کرتے ہیں اور غیر مسلم بھائی بزرگان دینؒ سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں اور ان بارگاہوں پر پابندی سے حاضری دیتے ہیں۔ اپنی مرادیں پاتے ہیں۔ ایسے میں بارگاہ حضرت معین الدین چشتیؒ کے تعلق سے جو غلط دعوے کئے جارہے ہیں یہ بالکل قابل مذمت ہیں اور تمام ہندوستانیوں کو ایک جٹ ہوکر اس کے خلاف آواز اٹھانا چاہئے ورنہ یہ کھیل چلتا رہا تو ہندوستان ترقی کے راستے سے ہٹ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے وزیراعظم، صدر جمہوریہ کے علاوہ دنیا بھر کے تمام اعلیٰ سیاسی، مذہبی، سماجی قائدین اور بڑی شخصیات بارگاہ سے عقیدت رکھتے ہیں اور عرس کے موقع پر چادر روانہ کرتے ہیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ) نے کہا کہ سلطان ہند خواجہ معین الدین چشتیؒ کی بارگاہ کو بنیاد بنا کر چند شرپسند عناصر ماحول کو خراب کرنے کی

کوشش کررہے ہیں اور ایک کتاب کا حوالہ دے رہے ہیں جبکہ اس کتاب کا مصنف خود انگریزوں کا خاص آدمی تھا اور انگریزوں کی ہمیشہ یہ چال رہی ہے کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو لڑا کر ہندوستان پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ قریب 800 سال سے ہر راجہ، مہاراجہ، بادشاہ، حکمرانوں اور تمام وزرائے اعظم ہند نے آپؒ سے نسبت رکھی ہے۔ آج آر ایس ایس بھی انگریزوں کی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو لڑا کر فرقہ پرستوں کو حکومت کے تخت پر بیٹھارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے چند سالوں سے اقلیتوں کی عبادتگاہوں کو مسلسل نشانہ بنایا جارہا ہے۔ سنبھل کی مسجد کا سروے کرنے کیلئے آنے والی ٹیم کے ساتھ بڑی تعداد میں شرپسند عناصر بے وجہ نعرے بازی کررہے تھے جس کی وجہ سے ماحول خراب ہوا اور پولیس نے معصوم نوجوانوں کو اپنی گولی کا نشانہ بنا کر انہیں شہید کردیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری صفوں میں چند منافق آگئے ہیں اور وہ ٹی وی پر مباحثوں میں حصہ لے کر اس پروپیگنڈہ کا حصہ بن رہے ہیں، ایسے لوگوں کو ہمیں پہچاننا چاہئے اور ان کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت معین الدین چشتیؒ کا دربار تمام لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ وہاں کسی کے داخلہ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ دربار ہندوستان کی گنگا جمنا تہذیب کی اعلیٰ مثال ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ہندو بھائی بھی اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ ایسی جگہ کے تعلق سے کی جارہی ہے شرپسندی کو کوئی سیکولر اور پرامن ہندوستانی برداشت نہیں کرے گا۔ مولانا نے کہا کہ ایک کے بعد ایک مسلمانوں کی عبادتگاہوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ رکنا چاہئے اور اس کے لئے ہندوستانی کی عدلیہ، حکمرانوں اور سیاسی و مذہبی قائدین کو ٹھوس فیصلہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی اسی وقت ممکن ہوسکتی ہے جب ہندو اور مسلمان مل جل کر رہیں اور امن و شانتی رہیں۔ اگر ہر طرف انتشار کا ماحول رہے گا تو ملک بربادی کی طرف چلے جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وقف ایکٹ بل کو ہر حال میں روکنا چاہئے ورنہ ہماری زمینوں کو چھین کر ہندوستانی سرمایہ کاروں کے حوالے کردیا جائے گا۔ اس موقع پر صوفی شاہ زبیر چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین و متولی بارگاہ صوفی باباؒ، جل پلی)، مولانا سید شاہ فضل اللہ قادری الموسوی (سجادہ نشین بارگاہ موسیٰ قادریؒ)، مولانا فضل مرزا چشتی محبوبی، صوفی شاہ محمد دانش علی چشتی ابوالعلائی (سینئر ایڈوکیٹ، ہائی کورٹ تلنگانہ)، مولانا سید شاہ تنویر عالم قادری الموسوی، مولانا سید شاہ عین اللہ حسینی (چشتی چمن)، مولانا صوفی شاہ خرم علی چشتی ابوالعلائی، حافظ عرفان قادری کے علاوہ عوام الناس کی کثیر تعداد اس موقع پر موجود تھی۔

آئی آئی ایم اسکور لائبریری کا پروفیسر منتظر قائمی کے ہاتھوں افتتاح

بارہ بنکی:2/دسمبر (ابوشحمہ انصاری) لکھنؤ کے دوبگہ میں آئی آئی ایم (IIM) کے زیر انتظام جدید اسکور لائبریری کا افتتاح پروفیسر منتظر قائمی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر پروفیسر منتظر قائمی، جو ایک مایہ ناز ماہر تعلیم اور ممتاز شخصیت ہیں، نے لائبریری کے قیام کو طلبہ اور ریسرچرز کے لیے ایک انقلابی قدم قرار دیا۔ اس لائبریری کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کیا گیا ہے اور یہ مختلف موضوعات پر لاکھوں کتب، تحقیقی مقالے، ڈیجیٹل مواد، اور آن لائن ڈیٹا بیسز تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ لائبریری میں نہ صرف مطالعے کا بہترین ماحول فراہم کیا گیا ہے بلکہ ریسرچرز کے لیے جدید سہولیات بھی مہیا کی گئی ہیں، جن میں ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ، ای لرننگ سینٹر، اور کانفرنس روم شامل ہیں۔ پروفیسر منتظر قائمی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تعلیم کے فروغ اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کے لیے جدید لائبریریوں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ لائبریری طلبہ کی علمی صلاحیتوں کو نکھارنے اور تحقیق کے میدان میں نئے افق دریافت کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ منتظر قامی نے یہ بھی کہا کہ لکھنؤ شہر تعلیم کا مرکز ہے۔ آن کلاس کا زمانہ ہے۔ اس لئے شہر کے طالب علموں کی ضرورت کے مطابق یہ لائبریری تیار کی گئی ہے۔ جس کی بہت مناسب فیس رکھی گئی ہے۔ صبح چھ بجے سے دو بجے تک اور دوسری شفٹ دو بجے سے رات دس بجے تک ہے۔ یہ لائبریری باغیچہ گارڈن کے سامنے (دوبگہ، لکھنؤ) میں کھولی گئی ہے۔ خواہش مند حضرات جلد از جلد اپنی نشست کو محفوظ کر کے اپنے روشن مستقبل خواب کو شرمندہ تعبیر کر سکتے ہیں۔ تقریب میں اساتذہ، طلبہ، اور معزز مہمانوں نے بھرپور شرکت کی اور لائبریری کے قیام کو تعلیمی ترقی کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ شرکاء نے اس لائبریری کے قیام پر ادارے کی انتظامیہ کو مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ یہ تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کا دوہرا معیار

چھوٹے کاروباریوں کے غیر قانونی بینرز ہورڈنگز پر ایکشن مگر سیاست دانوں کے نیک خواہشات کے بینرز پر رعایت

بھیونڈی:2/دسمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر اور کمشنر اجے ویدیا کے حکم پر افسران نے میونسپل کارپوریشن علاقے میں غیر قانونی تعمیرات کے ساتھ ساتھ شہر میں لگائے گئے غیر قانونی بینر ہورڈنگس کے خلاف کارروائی تیز کردی ہے۔ گزشتہ دو دنوں میں میونسپل کارپوریشن کی دو پربھاگ سمیتی کے اسسٹنٹ کمشنر نے شہر میں غیر قانونی طور پر بینرز لگانے والے مجموعی طور پر 18 افراد کے خلاف مختلف تھانوں میں مقدمات درج کرائے ہیں۔ اس کارروائی سے غیر قانونی تعمیرات کرنے والوں اور بغیر اجازت بینر ہورڈنگ لگانے والوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ لیکن شہریوں کا الزام ہے کہ میونسپل کارپوریشن شہر میں قائدین کی جانب سے لگائے گئے غیر قانونی نیک خواہشات کے بینرز پر کارروائی کو نظرانداز کررہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پربھاگ سمیتی 1 کے اسسٹنٹ کمشنر راجندر ورلیکر اور ان کی ٹیم نے کل شام 5 بجے کے قریب نائیگاؤں علاقہ میں تین غیر قانونی بینر لگانے والوں کے خلاف شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا ہے۔ مذکورہ کارروائی کے بعد شہر میں چرچا ہے کہ کارپوریشن کارروائی میں دوہرا معیار اپنا رہی ہے۔ باشعور شہریوں کا الزام ہے کہ میونسپل کارپوریشن صرف چھوٹے کاروباریوں کے اشتہاری بینرز کے خلاف کارروائی کررہی ہے جبکہ اسمبلی انتخابات ختم ہونے کے باوجود شہر کے بڑے لیڈروں کو نیک خواہشات کے بینرز لگانے پر میونسپل کارپوریشن کے افسران کوئی کارروائی نہیں کررہے ہیں اور اس پر توجہ دی جارہی ہے بلکہ سیاسی لیڈران کے دباؤ میں کارروائی کرنے سے کارپوریشن افسران ہچکچاہٹ کا شکار ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ جب قوانین سب کے لیے برابر ہیں تو میونسپل کارپوریشن کی جانب سے بینرز کے خلاف کارروائی میں امتیازی سلوک کیوں کیا جارہا ہے۔ اس قسم کا سوال بھیونڈیکر اٹھا رہے ہیں۔

سی ٹی سی (CTC) کمپیوٹر سینٹر کے طلباء میں سرٹیفکیٹ واسناد کی تقسیم

کنوٹ: 2/دسمبر (اکرم چوہان):- حکومت ہند کے ذریعہ تسلیم شدہ ٹرپل سی کمپیوٹر ((CCC،(Course on Computer Concept) امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں سرٹیفکیٹ تقسیم پروگرام CTC کمپیوٹر سینٹر کنوٹ میں منعقد ہوا۔ شیخ اظہر سر کے ذریعے لیے گئے اس کورس میں 100 طلباء میں سے 95 طلباء نے کامیابی حاصل کی وہیں، ADCA کمپیوٹر کورس میں 175 میں سے 175 طلباء نے کامیابی حاصل کی۔ ان کورسز کی خاص بات یہ ہے کہ انکے ذریعے ورک فروم ہوم کے علاوہ دوسری بھی چیزیں کو جاسکتی ہیں، کالجیس، اسکولز کی کئی مسلم طلباء نے ان کورسز میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، جسمیں بشریٰ فردوس، مصباح مہرین، شافیہ خانم، طوبہ محویش، ادیبہ روفی، زینت پروین، مسیرا مہک، عالیہ فردوس، شیخ ابوذر وغیرہ طلباء شامل ہیں شیخ اظہر سر کی طرف سے کی گئی محنت سے ان تمام طلباء کو کامیابی ملی۔

حاجی سید اکبر اردو ہائی اسکول اور جونیئر کالج پاتور میں اساتذہ والدین میٹنگ کا انعقاد

اکولہ: 2/دسمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) سید محسن فاؤنڈیشن اور لوک ہت شکشن پرسارک منڈل پاتور کے زیر انتظام حاجی سید اکبر اردو پرائمری، ہائی اسکول اور جونیئر کالج پاتور میں آج بروز ہفتہ، 30 نومبر 2024 کو ادارے کے صدر سید مجاہد اقبال اور سکریٹری سید اکبر عبداللہ کی رہنمائی میں اساتذہ، والدین میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت اسکول کے پرنسپل شیخ نصرت اللہ نے کی، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر پرائمری اسکول کے انچارج ہیڈ ماسٹر سید ساجد موجود تھے۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ اس موقع پر معاون مدرس سید مظہر حسین نے اجلاس کی نظامت کے ساتھ افتتاحی کلمات پیش کیے۔ انہوں نے والدین کے سامنے میٹنگ کا مقصد اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے اسکول کی جانب سے چلائے جانے والے مختلف پروگراموں کی تفصیلات فراہم کیں۔ معاون مدرس شیخ رضوان نے طلبہ میں موجود تعلیمی اور عمومی کمزوریوں کی نشاندہی کی اور والدین کو ان کی طرف متوجہ کیا۔ انہوں نے دسویں اور بارہویں جماعت کے طلبہ کی بورڈ امتحانات کی تیاری اور والدین کی ذمہ داریوں پر بھی زور دیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں شیخ نصرت اللہ نے طلبہ کی نظم و ضبط کی پابندی، غیر حاضری، یونیفارم کا استعمال، معمولی وجوہات پر چھٹی لینے، روزانہ کا ہوم ورک مکمل کرنے، اور والدین کی جانب سے طلبہ کی کاپیوں اور کتابوں کے معائنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی ترقی کے لیے کلاس ٹیچر سے مسلسل رابطے میں رہیں اور ہر مضمون کی تعلیمی رپورٹ حاصل کریں۔ اختتام پر معاون مدرس شیخ منیر نے اسکول انتظامیہ اور اساتذہ کی جانب سے تمام والدین کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے اسکول کے تمام تدریسی اور غیر تدریسی عملے نے خصوصی کوششیں کیں۔

راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام

مسلم اجتماعی شادیوں میں 21/ مسلم جوڑے رشتہ ازدواج سے منسلک

راحت سوشل گروپ جالنہ کا ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔ رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے

جالنہ 02/ دسمبر 2024 (بذریعہ لیاقت علی خان یاسر ضلع نامہ نگار جالنہ) راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام آج صبح دس بجے عائشہ لانس، عقب اردو ہائی اسکول، قدیم جالنہ میں منعقدہ 23/ ویں مسلم اجتماعی شادیوں کی تقریب میں 21/مسلم جوڑے رشتہ ازدواج سے منسلک ہوگئے عروسی جوڑوں کے ایجاب قبول، نکاح کی کارروائی اور خطبہ نکاح قاضی سید عبدالوحید اور ان کے معاونین نے انجام دی تقریب کی صدارت سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنٹیال نے کی اس موقع پر دیگر مہمانان خصوصی کی حیثیت سے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے، بزرگ قائد اقبال پاشا، محمد نسیم چودھری، ونائک مہاراج پھولمبر کر، ایوب خان اقصٰی ہوٹل، حاجی شیخ عبدالوحید، فیصل بن سالم بن سمیعدہ چاؤس، سائی ناتھ پوار ضلع صدر فارماسیوٹیکل اسوسی ایشن، بشارت علی خان اختر، ریاض بھائی، گنیش سوپارکر، ماجد بھائی عرف سلمان بھائی، موہن انگڑے، ڈاکٹر مشیر انعامدار، گوپال مورے، انس چاؤس، حاجی یوسف خان، پرساد کلکرنی، عتیق احمد خان، عبدالکریم بلڈر، قاضی سید عبدالوحید، حافظ سید اسرار، وغیرہ موجود تھے۔ تقریب کا آغاز حافظ سید اسرار نے تلاوت قرآن پاک اور نعتیہ خراج پیش کیا اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنٹیال نے کہا کہ راحت سوشل گروپ جالنہ کی سرگرمیاں قابل تحسین ہیں اور بالخصوص راحت سوشل گروپ جالنہ گذشتہ 23/ سالوں سے بلاتعطل مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد کرتا آ رہا ہے اور ابھی مسلم اجتماعی شادیوں کی معرفت چھ سو سے زائد عروسی جوڑوں کو رشتہ ازدواج سے منسلک کیا جاچکا ہے اور ہم ہر وقت راحت سوشل گروپ جالنہ کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہوئے ہیں اس موقع پر رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے نے راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام مسلم اجتماعی شادیوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ راحت سوشل گروپ جالنہ کا مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد نہ صرف ایک سماجی کام ہے بلکہ قوم و ملت و ملک کا ایک اہم فریضہ ادا کرنا ہے اور راحت سوشل گروپ جالنہ یہ فریضہ بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے اور ہم راحت سوشل گروپ جالنہ کا ہر ممکن تعاون کریں گے اس موقع پر بزرگ قائد اقبال پاشا، ونائک مہاراج پھولمبر کر، گنیش سوپارکر نے بھی اپنے زرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے راحت سوشل گروپ جالنہ کی کارکردگی کو سراہا اور عروسی جوڑوں کو مبارکباد پیش کی اس موقع پر جالنہ ضلع میں تعلیمی، طبی، سماجی، اور ثقافتی کارہائے نمایاں کی بہتر انجام دہی پر معلمہ زہرہ ربانی سرفراز خان، آرتی رامیشور چونڈیے، صدیقی عبید عبدالرحمن صدر مدرس ہدیٰ اردو ہائی اسکول، نریمان نگر جالنہ، صدر مدرس عمران عنایت خان، صدر مدرس عبداللہ چاؤس، صدر مدرس جاوید خان سلیم خان، معلمہ عائشہ بانو سکندر علی، چندن کبول مل گیہی، شاہ نواز خان، ڈاکٹر شیخ جاوید، ڈاکٹر شیخ عبدالمتین، پولیس کانسٹیبل دگمبر پیچنے، فیروز باغبان، اور بشری حسین برکت الدین کو" راحت نشان تفخر" سے نوازا گیا مسلم اجتماعی شادیوں کی کامیابی کے لیے راحت سوشل گروپ جالنہ کے صدر شیخ افسر شیخ جی، سیکریٹری لیاقت علی خان یاسؔر جالنوی، شیخ سلیم شیخ محمد، شیخ سلیم شیخ شکور، سید اختر، شیر زماں خان، سعید جاگیردار، سید اعجاز، ظفر خان، محبوب شیخ، شیخ قمر، شیخ سونو، خضر فاروق، عمار یاسر، اوسام شیخ، احمد جاگیردار، شیخ فہیم، شیخ محبوب، سید شاکر، محمد ہاشم، حسین خان، شیخ ضمیر، وغیرہ نے کوششیں کیں تقریب کی غرض و غایت سیکریٹری راحت سوشل گروپ جالنہ لیاقت علی خان یاسؔر نے پیش کیں۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر سلیم نواز حشر جعفرآبادی اور سیکریٹری راحت سوشل گروپ جالنہ لیاقت علی خان یاسؔر نے بحسن و خوبی انجام دیے اظہار تشکر صدر راحت سوشل گروپ جالنہ شیخ افسر شیخ جی نے کیا قاضی سید عبدالوحید کی دعا پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

کینسر کا اب لگے گا جلد پتہ

اسٹرینڈ کے نئے جینومکس ڈائیگناسٹک اینڈ ریسرچ سینٹر کا افتتاح

بنگلورو، 2 دسمبر 2024۔ اسٹرینڈ لائف سائنسز، ہندوستان کی معروف جینومکس اور بائیو انفارمیٹکس کمپنی نے مختلف کینسروں کی جلد پتہ لگانے کے لیے ایک نیا، خون پر مبنی ٹیسٹ شروع کیا ہے۔

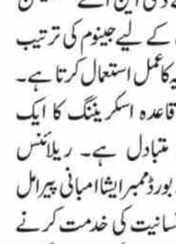

کینسر سپاٹ نامی یہ ٹیسٹ کینسر کے ٹیومر ڈی این اے کی شناخت کے لیے عالمی سطح پر قبول شدہ میتھیلیشن پروفائلنگ ٹیکنالوجی کا استعمال کرے گا۔ اسٹرینڈ لائف سائنسز ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کا ذیلی ادارہ ہے۔ کینسر سپاٹ خون پر مبنی ٹیسٹ ہے۔ یہ خون میں کینسر کے ڈی این اے میتھیلیشن دستخطوں کی شناخت کے لیے جینوم کی ترتیب اور ایک خصوصی تجزیہ کا عمل استعمال کرتا ہے۔ یہ ٹیسٹ کینسر کی باقاعدہ اسکریننگ کا ایک آسان اور آسان متبادل ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کے بورڈ ممبر ایشا امبانی پیرامل نے کہا، "ریلائنس انسانیت کی خدمت کرنے کے لیے پرعزم ہے اور اس کی وجہ سے کینسر مریضوں، خاندانوں اور کمیونٹیز کو متاثر کرتا ہے۔ کینسر کا پتہ لگانے کا نیا ٹیسٹ ہندوستان کے ساتھ ساتھ باقی دنیا میں صحت کی دیکھ بھال اور زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے جینومکس کی طاقت کو بروئے کار لانے کے لئے ایک بہترین صحت کی دیکھ بھال کا حل ہے۔ ریلائنس کا وی کیئر کا وژن ہر اقدام میں جھلکتا ہے۔ بنگلورو میں اسٹرینڈ کے نئے جدید ترین جینومکس ڈائیگنوسٹک اینڈ ریسرچ سینٹر کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر رمیش ہری ہرن، سی ای او اور شریک بانی، اسٹرینڈ لائف سائنسز، نے کہا، "کینسر سے لڑنے اور اس پر قابو پانے کے لیے ابتدائی انتباہ بہت اہم ہے۔ ہمیں ایک قابل رسائی کینسر کا پتہ لگانے کا ٹیسٹ متعارف کرانے پر فخر ہے جو ہندوستان میں کینسر کو روکنے میں مدد کرے گا۔" یہ امریکہ کے لیے ایک اور بڑی کامیابی ہے، جو ایک سخت کثیر سالہ تحقیقی مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ "جینومکس ڈائیگنوسٹک اینڈ ریسرچ سینٹر کا افتتاح آج ڈاکٹر چارلس کینٹر نے کیا، جو جینومکس اور بائیوفزیکل کیمسٹری کے ماہر ہیں جو پہلے کولمبیا یونیورسٹی، یوسی برکلے اور بوسٹن یونیورسٹی میں پروفیسر رہ چکے ہیں۔ یہ جدید ترین جینومکس لیبارٹری 33,000 مربع فٹ پر پھیلی ہوئی ہے۔ کینسر سپاٹ کے بارے میں مزید معلومات کے لیے، براہ کرم strandls.com/early-d//:ttps etection ملاحظہ کریں۔

آہنگ "محفل حمد و نعت گوئی"

نقاش نائطی

سرسید لٹریری اینڈ کلچرل سوسائٹی الجبیل کی طرف سے ڈیون آڈیٹوریم الجبیل منعقدہ محفل حمد و نعت منقبت نعت گوئی بچوں کا ڈرامہ پر مشتمل آہنگ پروگرام میں، جہاں ڈیون اسکول کے ننھے بچوں نے حمد و نعت گوئی کا مظاہرہ کیا اور موبائل کثرت استعمال نیز، پب گیم جیسے مختلف سائبر میڈیا خطرناک کھیل سے، نوجوان نسل تباہ ہوتے پس منظر پر، ننھے بچوں کا خوبصورت ڈرامہ بھی پیش کرتے ہوئے داد تحسین حاصل کی۔ اسکے بعد مقامی طور مشہور غزل سنگر ابوشارق نے، اپنے اپنے خوبصورت انداز نعت و حمد پیش کرتے ہوئے سامعین کو جھومنے پر مجبور کیا۔ منطقہ شرقیہ کے اردو ادب کے مشہور شاعر المحترم ضیاء صدیقی صاحب باقر نقوی صاحب، سلیم حسرت صاحب، اقبال اسلم بدر صاحب، نے اپنے اپنے انداز میں نعتیہ و حمد کلام پر منحصر اپنے چنندہ اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ آخر میں آج کے اس پروگرام کے لئے، بھارت علیگڑھ سے بطور مہمان خصوصی بلائے گئے المحترم ڈاکٹر حیدر سیف علیگڑھ نے، آج شام اس محفل آہنگ میں موجود تمام سامعین کو اپنے خوش گلو آواز میں، خصوصا سامعین کی فرمائش پر مختلف نعتیں سناتے ہوئے سامعین کو مسحور کیا۔ اس محفل میں الجبیل میں کافی سالوں سے مصروف معاش مشہور علیگڑھ شاعر المحترم باقر نقوی نے، اس محفل کے موقع محل تناظر میں، چھ مختلف موضوعات نعت و حمد گوئی پر مشتمل چھ اشعار جو پڑھے، اسنے، ہماری توجہ مبذول کی اور ہم چاہتے ہیں کہ اردو ادب اور اسلامیات سے تعلق رکھنے والے صاحب ذوق تک اسے پہنچایا جایے۔

پہلا شعر "حمد" کے عنوان سے

جو خم نہیں اللہ تری ذات کے آگے۔
وہ سر کو جھکا دیتے ہیں حالات کے آگے

دوسرا شعر "قرآن" کے عنوان سے

قرآن اشاروں میں، کیا کرتا ہے باتیں
اک بات کھلی رہتی ہے، ہر بات کے آگے

تیسرا شعر "حبیب ﷺ" کے عنوان سے

یہ کس نے مسخر کئے، افلاک کے رستے
یہ کون گیا، ارض و سماوات کے آگے

چوتھا شعر "نعت" کے عنوان سے

یہ سلسلۂ نعت، کبھی ختم نہ ہوگا
اِک نعت کا عنوان ہے، ہر نعت کے آگے

پانچواں شعر "پیغام" کے عنوان سے،
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ کے تناظر میں

اللہ کی رسّی کو، پکڑنا ہے سبھی کو
یہ جذبۂ باہم ہو، مفادات کے آگے

چھٹا شعر "حل" کے عنوان سے

لازم ہے دَوا، صرف دُعا ہی نہیں کافی
ہو کوششِ پیہم، بھی مناجات کے آگے

مستحق خواتین میں کمبل اور سوئیٹر تقسیم

جماعت اسلامی وومنس ونگ جلگاؤں جامود کا فلاحی اقدام

جلگاؤں جامود:2 دسمبر بذریعہ۔ ذوالقرنین احمد) مقامی جماعت اسلامی ویمنس ونگ نے ہفتہ واری اجتماع کے اختتام پر انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سردی کی شدت سے متاثر مستحق خواتین میں کمبل اور سوئیٹر تقسیم کیے۔ اس فلاحی اقدام کا مقصد سرد موسم میں ضرورت مند خاندانوں کو سہارا فراہم کرنا تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر ثمینہ، غزل، عنبرین، عائشہ، صائمہ، لبنیٰ، ریشمہ اور دیگر تحریکی خواتین نے حصہ لیا اور اس خدمت خلق کو عملی جامہ پہنایا۔ اجتماع کے دوران خواتین کو اتحاد، یکجہتی اور خدمتِ خلق کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے مطابق دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دی گئی۔ یہ اقدام عوامی حلقوں میں بے حد سراہا گیا اور معاشرے میں ضرورت مندوں کے لیے اس طرح کے اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ جماعت اسلامی ویمنس ونگ کی یہ کوشش سماج میں انسان دوستی اور باہمی ہمدردی کے جذبے کو فروغ دینے کی ایک مثال ہے۔

فاشسٹ طاقتیں شہریت ترمیمی بل سے شروع کر کے وقف ترمیمی بل تک مسلسل مسائل پیدا کر رہی ہے

کاشی، متھرا، یوپی کی سنبھل مسجد، اجمیر درگاہ جیسے مسلمانوں کی عبادت گاھوں پر قبضہ کرنے کی سازش

جمہوریت مخالف سرگرمیوں کی مذمت میں ملک بھر کے تمام ریاستی دارالحکومتوں میں احتجاجی مظاہرے کیے جانے چاھئیں

چنئی :2/دسمبر (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ ملک میں فاشسٹ طاقتیں شہریت ترمیمی بل سے شروع کر کے وقف ترمیمی بل تک مسلسل مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ کاشی، متھرا اور سنبھل مسجد اور اجمیر درگاہ جیسے مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر قبضہ کرنے کی جمہوریت مخالف سرگرمیوں کی مذمت میں ملک بھر کے تمام ریاستی دارالحکومتوں میں احتجاجی مظاہرے کیے جانے چاہئیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے حکمران مرکز اور یونین اور ریاستوں میں اقتدار میں براجمان ہے اور جو کچھ وہ سوچ رہے ہیں وہ کررہے ہیں۔ ☆۔ وزیراعظم نریندر مودی۔ وزیراعظم نریندر مودی نے ملک میں پارلیمانی انتخابی مہم کے دوران 135 میٹنگوں میں حصہ لیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق ان میں سے 110 میٹنگوں میں، انہوں نے ہندوستانی مسلم اقلیتوں کو گھسیٹا، اکسایا اور حملہ کیا اور مسلمانوں پر بہتان بھی لگایا ہے۔ ☆۔ وزیر داخلہ امیت شاہ۔ ہندوستان کے وزیر داخلہ محترم امیت شاہ اپنی تمام میٹنگوں میں اقلیتی مسلمانوں کے خلاف بولتے رہے ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی رہنما اس طرح مہم چلاتے رہتے ہیں تو ریاستوں میں بھی وقتاً فوقتاً اس طرح کی آوازیں گونجتی رہتی ہیں۔ اتر پردیش، اتراکھنڈ اور آسام جیسی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اقلیتوں کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں اور کھلے عام ان کی تقریروں میں نفرت کی سیاست ہوتی ہے۔ ☆۔ شہریت ترمیمی بل- وقف ترمیمی بل۔ پہلے پہل شہریت ترمیمی قانون سے مسلمانوں کو الجھن میں ڈالا گیا، بعدازاں انہوں نے کشمیر کی خصوصی درجہ کو ختم کر کے ہنگامہ کھڑا کردیا۔ وقف ترمیمی بل کے ذریعے وہ پورے ملک میں دیہاتیوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کا کام کررہے ہیں۔ مدارس پر بھی ان کی نظر پڑی، حکومت نے مسجد کے احاطے میں چلنے والے مدارس کو ختم کرنے اور بند کرنے کا حکم جاری کیا، لیکن سپریم کورٹ نے مداخلت کرتے ہوئے اسے روک دیا۔ ان کی نفرت کی سیاست مدارس تک نہیں رکی، اس کے بعد انہوں نے ملک کی مشہور کاشی، متھرا، کی مساجد کے بارے میں جھوٹا پروپگینڈا پھیلایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک مہم شروع کی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ آگرہ میں تاج محل جو دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے۔ ایک ہندو مندر ہے۔ اس

وقت، اجمیر شریف خواجہ معین الدین چشتیؒ درگاہ جہاں تمام مذاہب کے لوگ روحانی سکون تلاش کرتے ہوئے جوق در جوق جمع ہوتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں اس درگاہ کے تعلق سے یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ یہ کوئی صوفی کا درگاہ نہیں ہے بلکہ یہ شیو مندر تھا۔ ☆۔ یوپی سنبھل شاہی جمعہ مسجد۔ سنبھل شاہی جمعہ مسجد جہاں مسلمان پانچ سو سال سے زائد عرصے سے اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں پانچ وقت کی نماز ادا کررہے ہیں۔ ان کا دعوی ہے کہ وہ ایک مندر تھا۔ اس تعلق سے ضلع سول عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا اور اس کی کھدائی اور جانچ کا مطالبہ کیا گیا۔ سول کورٹ نے شاہی جمعہ مسجد کی انتظامی کمیٹی سے پوچھ تاچھ کے بغیر اور ان کے علم میں لائے بغیر مسجد کی کھدائی اور معائنہ کا یک طرفہ حکم جاری کیا۔ سرکاری اہلکاروں اور پولیس نے مسجد کے احاطے کو گھیرے میں لے کر کھدائی کا کام شروع کردیا۔ علاقے کے مسلمان انصاف کے منتظر تھے؟ جب دوسری بار مسجد کے احاطے کو کھودنے کی ہمت کی گئی تو اس سے مشتعل ہوکر مسلمان مسجد کے احاطے کی کھدائی کو روکنے کے لیے ہجوم کی شکل میں جمع ہوگئے۔ ہجوم پر پولیس کی بے دردی سے فائرنگ ہوئی۔ جس میں چھ افراد ہلاک ہوگئے۔ کئی زخمی ہوئے۔ مسجد کمیٹی نے براہ راست سپریم کورٹ میں اپیل کی اور اس معاملے میں 29 نومبر 2024 کو سنبھل شاہی جمعہ مسجد کی کھدائی پر پابندی کا عبوری فیصلہ سنایا گیا، جس کی سربراہی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کی۔ سپریم کورٹ نے جمعہ 29 نومبر 2024 کو کہا ہے کہ سول عدالت کے زیر التواء تمام احکامات پر عارضی روک لگاتے ہوئے کیس کی ساعت 8 جنوری 2025 کو ہوگی۔ سنبھل شاہی جمعہ مسجد کی کھدائی، فسادات اور کمیونٹی کے مصائب کی تحقیقات کرنے کے لیے انڈین یونین مسلم لیگ کے پارلیمانی صدر ای ٹی محمد بشیر کی قیادت میں ممبران پارلیمنٹ پی وی عبدالوہاب، عبدالصمد صمدانی، کے۔ نواز غنی اور وکیل حارث میران سنبھل روانہ ہوئے۔ انہیں سنبھل شہر میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ یہ ایک جمہوری ملک میں جمہوری تضاد ہے! اس جمہوریت مخالف ایکٹ کی پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے انڈین یونین مسلم لیگ کے رکن حارث میران نے اپنے بیان میں سخت تنقید کی تھی۔ انڈین یونین مسلم لیگ کی یوتھ ونگ نے اس طرح کے زیادتیوں کے خلاف ملک گیر مظاہرے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح سلیم، تنجاوُر، پدوچیری، میں مسلم لیگ نے زبردست احتجاجی مظاہرے کئے ہیں۔ ایسا ہے کہ امت مسلمہ ملک میں ہونے والے مظالم کو مزید برداشت نہیں کرسکتی! اب صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ اس جمہوریت مخالف سرگرمیوں کی مذمت کے لیے تمام ریاستی دارالحکومتوں میں زبردست مظاہرے کیے جانے چاہئیں۔ کیا اجمیر درگاہ خطرے میں ہے؟ کیا سنبھل شاہی جمع مسجد کو نقصان پہنچایا جائے گا؟ کیا تاج محل پر پابندی لگائی جائے گی؟ کیا منی پور کی طرح ملک کی ہر ریاست میں تشدد کا ننگا ناچ منعقد کرنے کا منصوبہ ہے؟ ہم متحد ہیں تو زندہ ہیں! آیئے فاشسٹ قوتوں کو شکست دینے کے لیے ہندوستانیت کا علم بلند کریں۔

بیل گاڑی اُلٹنے سے
معصوم طالب علم کی موت، دو طالبات زخمی

ناندیڑ:2/ڈسمبر (ورقِ تازہ نیوز) اتوار کی تعطیل کے دن بیل گاڑی سے کھیت کی طرف جارہے تھے کہ بیل گاڑی الٹ گئی اور اس حادثے میں ایک معصوم طالب علم کی موت ہوگئی جبکہ دو طالبات زخمی ہوگئیں۔ یہ حادثہ ڈولارا موضع، تعلقہ لوہا میں یکم دسمبر کو پیش آیا۔ ڈولارا موضع کے ایک چھوٹے کسان سنتوش مانیکا شندے کا سسرال گاؤں میں ہے اور ان کا بیٹا رُدر سنتوش شندے (عمر 7 سال)، بیٹی پائل شندے (عمر 12 سال) شریا بلی رام وینکر (عمر 12 سال) سمیت پانچ طالب علم اتوار، یکم دسمبر کو تعطیل کی وجہ سے پانڈورنگ بلی رام وینکر کی بیل گاڑی میں سوار ہوکر کھیت کی طرف جارہے تھے۔ تاہم راستے میں گاڑی اچانک الٹ گئی اور لوہے کا پالنا طالب علموں پر گر گیا۔ اس حادثے میں معصوم رُدر سنتوش شندے شدید زخمی ہوگیا۔ قریب موجود کسانوں نے دوڑ کر شدید زخمی رُدر کو ناندیڑ کے ایک خانگی ہسپتال میں داخل کرایا لیکن علاج سے پہلے ہی اس طالب علم کی موت ہوگئی۔ خاص بات یہ ہے کہ رُدر وسنت گلوبل پبلک اسکول تعلقہ لوہا میں انگلش میڈیم میں پہلی جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ وہ اسکول میں سب سے ذہین اور اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس حادثے میں رُدر کی بہن پائل شندے، شریا پانڈورنگ وینکر اور دیگر پانچ اسکول کے دوست بیل گاڑی میں سفر کر رہے تھے، لیکن خوش قسمتی سے ان میں سے دو کو معمولی چوٹیں آئیں۔ رات دیر گئے غمگین ماحول میں رُدر کی آخری رسومات ڈولارا موضع میں انجام دی گئیں۔ اس کے بعد والدین اور دو بہنیں اس کے خاندان میں شامل ہیں۔ اس افسوسناک واقعہ نے گاؤں میں غم کی لہر دوڑا دی۔

آج 30 جمادی الاول، مجلس رؤیت ہلال

ناندیڑ: بروز پیر 29 جمادی الاوّل 1446 ہجری مطابق 2 دسمبر کو حضرات اراکین مجلس رؤیت ہلال نے حسب معمول نماز مغرب دارالعلوم ناندیڑ کربلا میں پڑھنے کے بعد مشاورتی مجلس منعقد کی مطلع ابر آلود تھا چاند نظر نہیں آیا دہلی ؟ پٹنہ حیدرآباد وغیرہ سے بھی چاند نظر آنے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اس لیے اعلان کیا جاتا ہے ہیکہ 3 دسمبر منگل کو 30 جمادی الاول ہوگی اور 4 دسمبر کو انشاء اللہ یکم جمادی الآخر ہوگی شرکا مجلس صدر مفتی وقایت اللہ خالد قاسمی مولانا عبدالرشید قاسمی قندھاری ؟ مفتی محمد ظہیر الدین قاسمی مولانا عبدالحمید خان صاحب قاسمی مولانا رشید احمد قاسمی مفتی ابراہیم صاحب قاسمی مفتی عبدالرزاق مظاہری مولانا عبدالرحمن صاحب قاسمی مولانا شیخ نعیم اشاعتی مفتی ؟یوب قاسمی مفتی خالد شاکر قاسمی قاضی صادق محی الدین قاضی ابراہیم خان نظامی قاضی جنید عبدالقوی انصاری محمد سعید عبدالرحمن فاروقی وغیرہ موجود تھے۔

ماہ جمادی الاخری کا چاند نظر نہیں آیا

ناندیڑ: (راست) تمام برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹/جمادی الاولی ۱۴۴۶ھ مطابق ۲/دسمبر ۲۰۲۴ء بروز پیر سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی (مرکز) دارالعلوم غریب نواز رضا چوک، ناندیڑ کی طرف سے ماہ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کیا گیا مگر چاند نظر نہیں آیا۔ تادم تحریر رویت کی کہیں سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لہذا سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی (مرکز) دارالعلوم غریب نواز، رضا چوک، سائی نگر، ناندیڑ کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳/دسمبر ۲۰۲۴ء بروز منگل ۳۰/جمادی الاولی ہے۔

اردھاپور میں 16 تمباکو فروشوں کے خلاف جرمانہ عائد

ناندیڑ:2/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) اردھاپور میں تمباکو اور تمباکو سے بنی مصنوعات کی بڑے پیمانے پر فروخت اور کوٹپا 2003ء قانون کی خلاف ورزی کی اطلاع پر ضلعی سطح کے تمباکو کنٹرول ٹیم نے آج 2 دسمبر 2024ء کو اردھاپور میں اچانک چھاپے مارے اور 16 تمباکو فروشوں سے مجموعی طور پر 5,900 روپئے جرمانہ وصول کیا۔ یہ کارروائی ضلع کلکٹر ابھجیت راؤت، ضلع سرجن ڈاکٹر نیلکنٹھ بھوسیکر، ایڈیشنل ضلع سرجن ڈاکٹر سنجے پیرکے اور نوڈل آفیسر ڈاکٹر ہنمنت پاٹل کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ ٹیم میں ضلع مشیر ڈاکٹر شیتل چاتورے، ڈینٹل سرجن ڈاکٹر راجارام کولیکر، ماہر نفسیات پرکاش آہیر، میڈیکل سوشل ورکر بالاجی گائیکواڑ، مراٹھواڑہ رورل ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے ڈویژنل کوآرڈینیٹر منگلیش گائیکواڑ اور اردھاپور پولیس اسٹیشن کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر وی۔ وائی۔ کرہالے کی رہنمائی میں پولیس ہیڈ کانسٹیبل وی۔ ایچ۔ آڑے شامل تھے۔ ڈاکٹر نیلکنٹھ بھوسیکر نے اپیل کی ہے کہ عوامی مقامات، تعلیمی اداروں یا سرکاری و نیم سرکاری دفاتر کے احاطے میں تمباکو یا تمباکو سے بنی مصنوعات کی فروخت، استعمال یا ذخیرہ کرنے کی صورت میں ضلع تمباکو کنٹرول سیل، ضلع اسپتال ناندیڑ کو شکایت درج کرواکر ناندیڑ ضلع کو تمباکو سے پاک بنانے کی اس مہم میں تعاون کریں۔

ایل پی جی سلنڈر مہنگا ہوگیا۔۔۔!

ممبئی:2/دسمبر: سال کے آخری مہینے دسمبر کی پہلی تاریخ کو مہنگائی کا بڑا جھٹکا لگا ہے۔ تیل کی تقسیم کرنے والی کمپنیوں نے ایل پی جی گیس سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ مختلف شہروں کی کمپنیوں نے قیمتیں جاری کی ہیں۔ اس کے مطابق 19 کلو کے ایل پی جی گیس سلنڈر کی قیمت میں 18 روپئے تک اضافہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے نومبر کی پہلی تاریخ کو بھی سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ اس دوران 14 کلو کے سلنڈر کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

جموں وکشمیر کے HADP نے بہترین کارکردگی کے لیے ایوارڈ جیتا

سرینگر۔ ؟2 دسمبر۔ ایم این این۔ ہولیسٹک ایگریکلچر ڈیولپمنٹ پروگرام (HADP)، جو کہ جموں وکشمیر کے زرعی پیداوار کے محکمے کا ایک اہم اقدام ہے، کو زرعی شعبے میں اس کے مو؟ثر نفاذ اور تبدیلی کے نتائج کے اعتراف میں اسکوچ گولڈ ایوارڈ فار ایکسیلنس سے نوازا گیا ہے۔ ایچ اے ڈی پی کے تصور کو چیف سکریٹری، اتل ڈلو کی بصیرت مند قیادت نے ا؟گے بڑھایا، جبکہ پرنسپل سکریٹری، محکمہ زراعت، شیلیندر رکمار، زمین پر اس کے مضبوط نفاذ کے پیچھے سنگ بنیاد رہے ہیں۔ یہ ایوارڈ مشن ڈائریکٹر ایچ اے ڈی پی نے وصول کیا۔ یہ بلند حوصلہ جاتی 5013 کروڑ روپے کا پروگرام، جس میں زراعت اور اس سے منسلک شعبوں میں 29 پروجیکٹ شامل ہیں، کو لیفٹیننٹ گورنر کی تشکیل کردہ ایپکس کمیٹی نے تیار کیا تھا اور اس روڈ میپ کو لیفٹیننٹ گورنر، جموں وکشمیر کی سربراہی میں یوٹی انتظامی کونسل نے منظور کیا تھا۔ ایچ اے ڈی پی کو 7 مارچ 2024 کو وزیراعظم نریندر مودی نے سری نگر میں عوام کے لیے وقف کیا تھا۔ اپنے ا؟غاز کے بعد سے، ایچ اے ڈی پی نے بے مثال عوامی شرکت حاصل کی ہے، جس میں 2 لاکھ سے زیادہ رجسٹریشنز اور 3.4 لاکھ درخواستیں 120+ استفادہ کنندگان پر مبنی اسکیموں کے تحت زراعت اور اس سے منسلک شعبوں میں موصول ہوئی ہیں۔

انتخابات کے شفاف انعقاد میں میڈیا کا تعاون ضروری: ضلع کلکٹر
ابھجیت راوت نے میڈیا کا شکریہ ادا کیا

ناندیڑ:2/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) انتخابات کی شفافیت میں میڈیا کے تعاون کو سراہتے ہوئے ضلع کلکٹر ابھجیت راؤت نے کہا کہ انتخابی عمل کے ہر مرحلے میں میڈیا کے تعاون سے انتخابات کو شفافیت کے ساتھ مکمل کرنا ممکن ہوا۔ ضلع کلکٹر کے دفتر کی جانب سے انتخابات کے بعد سرکاری گیسٹ ہاؤس میں اتوار کو صحافیوں کے ساتھ ایک غیر رسمی پروگرام کا انعقاد کیا گیا تھا، جس میں ضلع کلکٹر نے یہ خیالات ظاہر کیے۔ اس موقع پر ریذیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈدکر، سینئر صحافی اور ڈویژنل اپروول کمیٹی کے چیئرمین وجے جوشی، ضلع مراٹھی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صدر گووردھن بیانی، سینئر صحافی شنتنو ڈوئی پھوڑے، عبدالستار عارف، کیشو گھونسے پاٹل اور پرنٹ، الیکٹرانک و سوشل میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ ضلع کلکٹر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ایک سال سے انتظامیہ انتخابی کاموں میں مصروف تھی۔ اس دوران ناندیڑ کے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا نے انتخابی امور کی بہترین تشہیر کی، جس سے حکومت اور عوام کے درمیان شفافیت کو مزید فروغ ملا۔ خاص طور پر لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے ایک ساتھ ہونے کے باوجود ہر معاملے کو میڈیا کے ساتھ شیئر کیا گیا۔ کوئی بھی معلومات چھپائی نہیں گئی، جس کی بدولت عوام کے سامنے ہماری کارکردگی شفاف طور پر آئی۔ ضلع کلکٹر نے بتایا کہ دونوں انتخابات کے ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے بعض مقامات پر ووٹنگ کا عمل دیر تک جاری رہا۔ شام چھ بجے تک پولنگ مراکز پر موجود تمام ووٹرز کو اپنا ووٹ ڈالنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ تمام مراحل کے ویڈیو فوٹیج دستیاب ہیں، جن کے ذریعے وضاحت ممکن ہوئی۔ انتخابی عمل کے دوران میڈیا نے فوری اور مثبت رپورٹنگ کی۔ کوئی بھی خبر جلد از جلد عوام تک پہنچانے میں میڈیا نے اہم کردار ادا کیا، جس کے لیے ضلع کلکٹر نے شکریہ ادا کیا۔ انتخابی امور میں 29 مختلف محکمے مستقل بنیادوں پر مصروف عمل تھے، اور ان تمام نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا۔ ضلع کلکٹر نے تمام ملازمین کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اپنے کام کے ذریعے لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ آخر میں ضلع کلکٹر نے میڈیا کے مثبت رویے اور بروقت رپورٹنگ کی تعریف کی، جس نے انتخابات کو شفاف اور منظم انداز میں مکمل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ضلع میں دفعہ 144 اور اسلحہ رکھنے پر پابندی کا حکم نافذ

ناندیڑ:2/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں 3 دسمبر کی صبح 6 بجے سے لے کر 17 دسمبر 2024ء کی نصف شب تک اسلحہ رکھنے اور اجتماع پر پابندی کا حکم نافذ رہے گا۔ اس کی اطلاع ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ کے دفتر سے دی گئی ہے۔ ضلع میں امن وامان برقرار رکھنے کے مقصد سے ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ نے مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 37(1) اور (3) کے تحت 3 دسمبر کی صبح 6 بجے سے لے کر 17 دسمبر 2024ء کی نصف شب تک اسلحہ رکھنے اور اجتماع پر پابندی کا حکم جاری کیا ہے۔ اس کے مطابق پانچ یا اس سے زیادہ افراد کو عوامی مقامات یا ان کے آس پاس ان احکامات میں درج اعمال کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ یہ حکم ڈیوٹی پر موجود پولیس افسران، سرکاری ملازمین، شادی بیاہ، جنازے، مذہبی پروگراموں، میلے اور دیگر مجاز افسر کی طرف سے خصوصی اجازت دی گئی ریلیوں پر لاگو نہیں ہوگا۔ اس طرح کی ریلیوں کو اجازت دینے کا اختیار، نیز پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے اجتماع، جلسے، جلوس نکالنے، ریلیوں، مظاہروں اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دینے کے اختیارات ضلع کے پولیس اسٹیشن کے انچارج افسران اور ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے مجاز دیگر پولیس افسران کے پاس رہیں گے۔

میکانائزڈ بوٹ لانڈری: ناندیڑ ڈویژن کی صفائی اور ستھرائی کے لیے عزم

ناندیڑ:2/دسمبر (پریس ریلیز) ناندیڑ ڈویژن، ساؤتھ سینٹرل ریلوے نے آج 2 دسمبر 2024ء کو پرنٹ/الیکٹرانک میڈیا دوستوں کے لیے ناندیڑ میں میکانائزڈ بوٹ لانڈری میں لحاف کی دھلائی پر ایک ڈیمو پروگرام منعقد کیا۔ محترمہ نیتی سرکار ڈویژنل ریلوے مینیجر، راجندر کمار مینا ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے مینیجر، پرم دوست سینئر ڈویژنل میکانیکل انجینئر اور میکانیکل ٹیم نے میڈیا کو ہمارے معزز مسافروں کو لحاف فراہم کرنے میں شامل کئی مراحل اور اہم عملوں کے بارے میں معلومات فراہم کی۔ محترمہ نیتی سرکار ڈی آر ایم نے کہا کہ ناندیڑ میں میکانائزڈ بوٹ لانڈری روزانہ 12 ہزار سے زائد چادریں، 6 ہزار فیس ٹاول اور 6 ہزار تکیہ کورز کی صفائی کر رہی ہے۔ محترمہ سرکار نے اس بات پر زور دیا کہ ناندیڑ میکانائزڈ بوٹ لانڈری ناندیڑ ڈویژن میں 16 ابتدائی ٹرینوں کی خدمت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ڈیمو پروگرام کا مقصد ہمارے ملازمین کی دن رات کی محنت اور بڑی دیکھ بھال کو ظاہر کرنا ہے جو وہ ہمارے مسافروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ محترمہ نیتی سرکار ڈی آر ایم اور

دیگر افسران نے پورے عمل کا معائنہ کیا اور میڈیا کو گندے لحاف، تولیوں اور تکیہ کورز کی صفائی کے کئی مراحل کی تفصیل دی۔ محترم پرم دوست سینئر ڈی ایم ای نے بتایا کہ ملازمین ریلوے بورڈ کے مقرر کردہ صفائی کے پروٹوکول پر سختی سے عمل کر رہے ہیں اور تمام لحاف کو باقاعدگی سے کوڈل لائف کے مطابق تبدیل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بوٹ لانڈری میں جدید مشینری موجود ہے اور اس کا روزانہ پیداوار 6 ٹن ہے۔ انہوں نے ڈیمو پروگرام میں شرکت کرنے اور ہمارے ملازمین کی کوششوں کو اجاگر کرنے کے لیے میڈیا کے دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔

ہند۔اسرائیل کے درمیان تعلقات مشترکہ اقدار، دوستی پر استوار ہیں

نئی دہلی۔ ؟2 نومبر۔ ایم این این۔ اسرائیل کے وزیر اقتصادیات نیر برکت نے پیر کو ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان مضبوط تعلقات پر زور دیا، جو مشترکہ اقدار، حکومت سے حکومت کی سفارت کاری اور عوام سے عوام دوستی پر بنے ہوئے ہیں۔ کہ "اسرائیل تجارت اور کاروباری شراکت کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔" دہلی میں 29 ویں کنفیڈریشن ا؟ف انڈین انڈسٹری (CII) پارٹنرشپ سمٹ 2024 کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے برکت نے خاص طور پر 7 اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر ایران اور اس کے پراکسیوں کے حملے کا ذکر کیا۔

متحدہ عرب امارات نے ہندوستان کے ساتھ مشترکہ آسمان ہوابازی معاہدے کی تجویز پیش کی

نئی دہلی۔ ؟2 دسمبر۔ ایم این این۔ ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان لوگوں کے درمیان رابطوں کو فروغ دینے کے لئے مضبوط ہوائی رابطے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں ملک کے سفیر عبدالناصر الشالی نے دونوں ممالک کے درمیان 'مشترکہ آسمان' ہوابازی کے معاہدے کی تجویز پیش کی ہے۔ ایک انٹرویو میں، سفیر الشالی نے کہا کہ دونوں ممالک کو واقعی ہوابازی پر کام کرنا چاہئے اور جیت کی صورتحال تلاش کرنی چاہئے۔ "میں واقعی چاہتا ہوں کہ (ہندوستان-یواے ای) ہوابازی پر کام کرے۔ میں واقعتاً چاہتا ہوں کہ ہم جیتنے والی صورت حال تلاش کریں جہاں ہم دونوں ممالک کو مشترکہ آسمان کے طور پر دیکھ سکیں، نہ کہ ہر ایک ملک کے لیے انفرادی آسمان۔ میرے خیال میں ایسا ہوگا۔ بس ہر ایک دوسرے شعبے میں رفتار کو آگے بڑھائیں، لہذا، ہم ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اے آئی، سپر کمپیوٹنگ اور جینوم کے بارے میں بات کر رہے ہیں اور ہر قسم کی چیزوں کو دیکھ رہے ہیں لیکن آپ کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھی کچھ درکار ہے۔ اس سب میں رفتار مجھے لگتا ہے کہ ایسا ہونے کے لیے لوگوں سے عوام کا رابطہ بہت ضروری ہے اگر ہمارے پاس وہ ہوائی رابطہ نہیں ہے جو اس کے لائق ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے پاس (ایوی ایشن میں) ایک بہت واضح منصوبہ ہے۔ کم از کم متحدہ عرب امارات میں، ہم نے ایک ساتھ رکھا ہے، جسے میں سمجھتا ہوں، ایک بہت اچھی، بہت منصفانہ تجویز ہے۔ ہمیں صرف بیٹھ کر اس پر بات کرنے اور اس پر اتفاق کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 10 سال کے عرصے میں [illegible]

سنبھل جامع مسجد اور اجمیر درگاہ معاملہ‘ مُلک کے حالات کو خراب کرنے والے
شرپسندوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے: مُسلم ایڈوکیٹ فورم ناندیڑ کا مطالبہ

ناندیڑ:2/دسمبر() ملک میں پہلے بابری مسجد، گیان واپی مسجد کے ذریعے مُلک میں نفرت کا ماحول پیدا کیا گیا اور اب اتر پردیش کے سنبھل میں واقع جامع مسجد کے غیر قانونی سروے، اس کے نتیجے میں ہونے والے پرتشدد واقعات، اور ان واقعات میں مسلم نوجوانوں کی شہادت، اجمیر درگاہ کو مندر قرار دینے کی عدالت میں پٹیشن کے خلاف آج ناندیڑ میں مسلم وکلاء کی تنظیم مسلم ایڈوکیٹ فورم ناندیڑ کی جانب سے ضلع کلکٹر کے معرفت صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک مطالباتی محضر روانہ کیا گیا۔ مسلم ایڈوکیٹ فورم کے سرپرست سینئر قانون داں ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدّیقی کی قیادت میں اس وفد میں فورم کے صدر ایڈوکیٹ محمد ایوب الدین جاگیردار، نائب صدر ایڈوکیٹ محمد شاہد، سکریٹری ایڈوکیٹ سید ساجد، جوائنٹ سکریٹری ایڈوکیٹ واحد احمد، خازن ایڈوکیٹ جاوید پٹھان، ایڈوکیٹ محمد منیر الدین، خاتون نمائندہ ایڈوکیٹ لبنیٰ فرحین شامل تھے۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی نے کہا کہ پچھلے چند سالوں سے اس ملک کے پُر امن ماحول کو شرپسندوں کی جانب سے بگاڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پہلے بابری مسجد کو شہید کیا گیا پھر گیان واپی کا تنازعہ پیدا کر مُلک میں فرقہ وارانہ فسادات کرائے گئے۔ اور اب سنبھل کی جامع مسجد کے بعد خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحم؟ اللہ علیہ کی درگاہ کو بھی ہندو سنگھٹناؤں کی جانب سے عدالت میں پٹیشن داخل کی گئی ہے۔ یہ سراسر 1991 کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ آج مُلک میں روزآنہ مسلمانوں کے خلاف ظلم ہورہے ہیں۔ اور اس مُلک کے پُرامن ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس لیئے ہم نے آج مُسلم ایڈوکیٹ فورم کے ذریعے ضلع کلکٹر کے معرفت صدر جمہوریہ ہند کو محضر روانہ کر ایسے لوگوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس موقع پر مُسلم ایڈوکیٹ فورم کے صدر ایڈوکیٹ محمد ایوب الدین جاگیردار نے کہا کہ ہمارے آباواجداد نے ملک کی آزادی کے لیے قربانیاں دیں، آج ہمارے ساتھ ناانصافی ہورہی ہے۔ ہمارے آباواجداد نے آزادی کے لیے اپنی جانیں دیں۔ سنبھل کے واقعات دراصل اقلیتوں کے خلاف منظم سازش قرار ہے۔ سنبھل میں پولیس فائرنگ کا واقعہ حکومت کی ناکامی اور اقلیتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کی ایک اور مثال ہے۔ اسی طرح اجمیر شریف جیسے مقدس مقام کے خلاف عدالت میں پٹیشن دائر کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی دانستہ کوشش ہے۔ 1991 کے قانون کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ ایسے واقعات سے مُلک کے حالات بگڑ رہے ہیں اور اس کے لیئے مرکز کی بی جے پی حکومت زمہ دار ہے۔ سابق چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس چندر چوڑ کے سنگل بینچ نے گیان واپی مسجد سروے کا جو فیصلہ دیا تھا اُسے لارجر بینچ کے سامنے پیش کر اس فیصلے کو ردّ کرنے کا حکم دیں، اس وفد میں ایڈوکیٹ ارشاد احمد، ایڈوکیٹ شیخ عامر، ایڈوکیٹ غلام جاوید، ایڈوکیٹ ارشد نائیک، ایڈوکیٹ شیخ حمید حیدر، ایڈوکیٹ نغمہ زم زم، ایڈوکیٹ سعدیہ چاؤش، ایڈوکیٹ سید زکی الدین، ایڈوکیٹ نوید پٹھان، ایڈوکیٹ یوسف الدین فاروقی، ایڈوکیٹ واصف الدین فاروقی، ایڈوکیٹ مشیر خان، ایڈوکیٹ عبداللہ خان، ایڈوکیٹ شمس الدین ہاشمی، ایڈوکیٹ فیروز خان، ایڈوکیٹ ضمیر چاؤش، ایڈوکیٹ محمد راشد، ایڈوکیٹ عادل خان، ایڈوکیٹ ادمنکر و دیگر موجود تھے۔

پربھنی میں ضلعی سطح کے یوتھ فیسٹیول کا انعقاد

پربھنی:2/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز): یوتھ فیسٹیول کا انعقاد ہر سال ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ یوتھ سروسز، پونے کے تحت ڈپٹی کمشنر آفس، چھترپتی سمبھاجی نگر کے تحت کیا جاتا ہے، جس میں نوجوانوں کی ہمہ گیر ترقی، ثقافت اور روایات کے تحفظ، نوجوانوں کی پوشیدہ خوبیوں کو گنجائش فراہم کی جاتی ہے اور قومی اتحاد میں اضافہ۔ کے مطابق 05 دسمبر 2024 کو بی رگھوناتھ ہال میں ضلعی سطح کے یوتھ فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ضلعی سطح کے یوتھ فیسٹیول میں مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ یووا مہوتسو میں درج ذیل مقابلوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ آئٹم اور شرکت کے نمبر درج ذیل ہیں۔۔ 1 ثقافتی - گروپ فوک ڈانس اور گروپ فوک گیت - شرکاء کی تعداد (10 ہر ایک)۔ 2 کہانی لکھنا، پینٹنگ، تقریری مقابلہ (انگریزی اور ہندی)، شاعری (500 الفاظ کی حد) (شرکاء کی تعداد 01 ہر ایک)۔ 3 تصور بیسڈ کمپیٹیشن (مہاراشٹرا) ریاست کے لیے) سائنس اور ٹکنالوجی میں اختراع (شرکت نمبر-5) مرکزی حکومت شرائط، قواعد، وقت، شرکت کی تعداد وغیرہ کے مطابق تعین کرنے کے لیے۔ لوک رقص اور لوک گیت میں بینڈ کی تعداد مقررہ تعداد میں شامل کی جائے گی۔ یووا آئیکن - یوتھ آئیکن (شرکت نمبر-10)، ٹیم مینیجر (01)، ریاست مہاراشٹر کے 10 یوتھ آئیکن کو نیشنل یوتھ فیسٹیول کے لیے بھیجا جائے گا۔ یوتھ فیسٹیول میں شرکت کی عمر گروپ اور مقابلہ آرٹ ورک پروگرام حسب ذیل ہے۔ اس مقابلے میں شرکت کے لیے 15 سے 29 سال کی عمر کا گروپ باقی رہے گا۔ (عمر 12 جنوری 2024 کو سمجھی جائے) ضلع کے زرعی کالج، جونیئر اور سینئر کالج، خواتین بورڈ اور 15 سے 29 سال کے نوجوان مذکورہ یوتھ فیسٹیول میں شرکت کے اہل ہوں گے۔ اسکل ڈیولپمنٹ - 9 ویں سے 12 ویں جماعت کے طلبہ کو اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیے۔ ہنر کی ترقی - یہ مقابلہ .dt 25 نومبر 2024 سے یہ ویب سائٹ www.mygov.in پر 05 دسمبر 2024 کے درمیان آن لائن کیا جائے گا۔ مہاراشٹر کا رہائشی ہونا چاہیے۔ مقابلہ کرنے والوں کو نام، پتہ، تاریخ پیدائش، رابطہ نمبر، ای میل آئی ڈی اور عمر کا درست ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ مزید معلومات کے لیے سپورٹس آفیسر روہن اوڈینکر (8999337929)، گوتم ڈھاگے (9021940926)، پرکاش پنڈت (8788525374) سے رابطہ کریں۔

ریاست میں دوبارہ کنٹریکٹ بھرتیاں شروع کرکے
بی جے پی اتحاد نے نوجوانوں کے خوابوں پر پانی پھیر دیا: نانا پٹولے

ممبئی: ریاست میں تقریباً 2.5 لاکھ سرکاری عہدے خالی پڑے ہیں۔ مختلف محکموں میں پسماندہ طبقات کے لیے مخصوص نشستیں بھی پوری نہیں کی گئیں۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج کو دس دن گزر چکے ہیں لیکن اب تک ریاست کے وزیر اعلیٰ کا عہدہ خالی ہے۔ بے روزگاری کی بڑی تعداد میں موجودگی کے باوجود حکومت نے ایک بار پھر کنٹریکٹ پر بھرتیوں کا آغاز کر کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے سرکاری ملازمت کے وعدے کو دھوکہ دیا ہے۔ کانگریس پارٹی نے اس پالیسی کی سخت مخالفت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتیوں کو فوراً منسوخ کیا جائے، بصورت دیگر سڑکوں پر احتجاج کیا جائے گا۔ یہ انتباہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے دیا۔ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ کانگریس پارٹی کنٹریکٹ پر بھرتیوں کی پالیسی کے سخت خلاف ہے۔ اس مسئلے پر کانگریس پارٹی ہمیشہ نوجوانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی بی جے پی اتحاد کے دوران کنٹریکٹ پر بھرتیوں کی پالیسی کی شدید مخالفت کی گئی تھی۔ گزشتہ حکومت کے ڈپٹی وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اعلان کیا تھا کہ کنٹریکٹ پر بھرتیاں نہیں کی جائیں گی اور 31 اکتوبر 2023 کو اس فیصلے کو منسوخ بھی کیا تھا۔ اس کے باوجود صحت کے محکمے اور ایم پی ایس [illegible] دی گئی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی کی 'کرنی' اور 'کتھنی' میں ہمیشہ فرق ہوتا ہے۔ اب بھی امراو؟تی ضلع سیشن کورٹ اور ایس ٹی کارپوریشن ایوت محل ضلع کے ارنی ڈویژنل آفس میں کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے لیے اشتہار دیے گئے ہیں۔ بی جے پی اتحاد کے دور میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے عہدوں پر بھی کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے لیے اشتہار شائع کیے گئے تھے۔ خاص بات یہ ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے معاہدے بی جے پی کے حامیوں کی کمپنیوں کو دیے جاتے ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی اتحاد نے سرکاری ملازمتوں کا وعدہ کیا تھا لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی یہ وعدہ بھول چکی ہے۔ ریاست میں بے روزگاری کا مسئلہ شدت اختیار کر چکا ہے لیکن بی جے پی کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ انتخابات کے بعد اب تک حکومت تشکیل نہیں دی گئی، لیکن ایس ٹی کارپوریشن نے فوری طور پر کرایوں میں اضافہ کر کے عوام کی جیب پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ بی جے پی حکومت نے عوام کو لوٹنے کا کام ابھی سے شروع کر دیا ہے۔ کنٹریکٹ پر بھرتیاں اور ایس ٹی کرایوں میں اضافے کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ حکومت محبوب بہن کی اسکیم، کسانوں کی قرض معافی، بجلی بل معافی یا زرعی اجناس کے لیے ضمانتی قیمت جیسے وعدے پورے کرے گی۔ نانا پٹولے نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی اتحاد نے [illegible]

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔